نوائے صوفیہ
انٹرنیشنل

ماہنامہ نوائے صوفیہ انٹرنیشنل

اسلام آباد

شمارہ نمبر 118

قیمت -/45 روپے

دسمبر 2013



جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ گلگت کی تعمیر و توسیع کا منظر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احیائے تصوف کا علمبردار اور اتحاد بین المسلمین کا نقیب

شمارہ: 118	دسمبر 2013ء	ہدیہ: 45 روپے

مدیر

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

کمپوز کاری و ڈیزائن کاری

تصوف نیشنل لائبریری علی پور اسلام آباد

اہتمام

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن پاکستان

پتہ

A-358، سیکٹر G-6/1-1، اسلام آباد، پاکستان

ای میل ایڈریس

مضامین، خبریں و خطوط بذریعہ emial بھی بھیج سکتے ہیں

nawaesufia_intl@yahoo.com

http://www.nyfpk.org/Nawa-i-eSufia.php

اکاؤنٹ نمبر

چیک ڈرافٹ بنام ماہنامہ نوائے صوفیہ اکاؤنٹ نمبر 010-1773-8،

UBL سیکریٹریٹ برانچ، اسلام آباد

ادارے کا مضمون نگاروں اور نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔

ایڈیٹر اینڈ پبلشر ایم بشیر نے اعز گرافک پرنٹرز آئی نائن فور، اسلام آباد سے چھپوا کر دفتر نوائے صوفیہ A-358، G-6/1-1، اسلام آباد سے شائع کیا۔

فہرست مضامین

سلام

علی احمد قمر

ہم پہ جو بارِ قرض ہے پُرسا حسینؑ کا
وہ خاکِ کربلا پہ ہے سجدہ حسینؑ کا

مجھ پہ یہ خاص لطف ہے مولا حسینؑ کا
قسمت سے کوئی لکھتا ہے نوحہ حسینؑ کا

ایثار، صبر، ہمت و غیرت حسینؑ کی
تاریخ بھی لکھے گی تو کیا کیا حسینؑ کا

ہر ظلم تھا جو رزقِ نصیبِ یزید تھا
ہر معرکہ تھا صبر کا حصہ حسینؑ کا

آزادیٔ خیال و روایاتِ حُریت
انسانیت پہ قرض ہے تنہا حسینؑ کا

کیا غمِ حسینؑ میں کٹ جائے زندگی
یہ زندگی تو یوں بھی ہے صدقہ حسینؑ کا

یونہی رقم ہوا ہے کبھی حُریت کا باب
انسانیت کے نام ہے نوحہ حسینؑ کا

دنیا میں جس جگہ بھی لڑی جا رہی ہے آج
مظلومیت کی جنگ ہے ورثہ حسینؑ کا

ہجرت سفر کی بے سرو سامانیاں مگر
مکہ حسینؑ کا ہے مدینہ حسینؑ کا

وصولیات قارئین ونمائندوں سے

نام قارئین / نمائندہ	بذریعہ	رقم
اسلام آباد مسجد کے کمروں سے	رحمت علی	-/840 روپے
این وائی ایف ایبٹ آباد	ڈاکٹر شاہد	-/225 روپے
اسلام آباد مسجد سے جمعہ کے موقع پر	جاوید علی تھگسوی	-/3,350 روپے
صوفی محمد عبداللہ	مولانا انور تھلوی	-/1,500 روپے
جاوید اختر بلغاری	الیاس بٹ	-/6,000 روپے
ماسٹر محمد علی نمائندہ تھلے	علی محمد بلغاری	-/1,500 روپے
صوفی محمد کاظم بردس تھلے	مولانا انور تھلوی	-/500 روپے
این وائی ایف شگر خاص	اعجاز بٹ، نمائندہ سکردو	-/700 روپے
این وائی ایف بندو شگر	اعجاز بٹ، نمائندہ سکردو	-/700 روپے
این وائی ایف گلاپ پور شگر	اعجاز بٹ، نمائندہ سکردو	-/1,800 روپے
این وائی ایف سرمیک	اعجاز بٹ، نمائندہ سکردو	-/3,600 روپے
این وائی ایف الچوڑی شگر	اعجاز بٹ، نمائندہ سکردو	-/1,000 روپے
	اعجاز بٹ، نمائندہ سکردو	-/1,000 روپے
این وائی ایف سرموں ترکری (شمارہ115)	حاجی غلام حیدر چھ بان	-/900 روپے
این وائی ایف سلینگ (شمارہ115)	حاجی غلام حیدر چھ بان	-/450 روپے
این وائی ایف خانقاہ چھلو (شمارہ115)	شبیر حسین	-/2,700 روپے
این وائی ایف گومایار بلغار، اختر نوری (شمارہ115)	حاجی غلام حیدر چھ بان	-/500 روپے
این وائی ایف ژوق بلغار (شمارہ115)	حاجی غلام حیدر چھ بان	-/500 روپے
این وائی ایف یوچوا بلغار (شمارہ115)	حاجی غلام حیدر چھ بان	-/500 روپے
این وائی ایف تلس (شمارہ116)	حاجی غلام حیدر چھ بان	-/500 روپے
این وائی ایف پچوس (شمارہ116)	شبیر حسین	-/350 روپے
این وائی ایف براہ پائین (شمارہ116)	حاجی غلام حیدر چھ بان	-/700 روپے
این وائی ایف براہ بالا (شمارہ116)	حاجی غلام حیدر چھ بان	-/500 روپے
این وائی ایف چھلو خانقاہ (شمارہ116)	شبیر حسین	-/4,000 روپے
این وائی ایف باقرپی گوند (شمارہ116)	شبیر حسین	-/2,750 روپے
ہیڈ ماسٹر غلام نبی سلترو	مظہر حسین اخوندزادہ	-/1,000 روپے
صوفی محمد یوسف تھلوی واہ کینٹ	یوا الیاس	-/550 روپے

تفکر و تذکر

محرم الحرام اور عالمِ اسلام

اداریہ

دینِ اسلام ادیانِ عالم میں دوسرے پہلوؤں کے علاوہ اس لیے بھی افضل و اشرف ہے کہ اس کے پیروکاروں نے اس کی تبلیغ و ترییت کے لیے بے شمار جانی و مالی قربانیاں دیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خلاف عالم کے ایک غیبی اشارے پر اپنے اکلوتے لخت جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ننھی سی جان کا نذرانہ پیش کیا تو آل ابراہیم میں سے نبی آخرالزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہیتے نواسے امام حسین علیہ السلام نے اپنے اہل وعیال کے خون سے اسلام کے کشتِ ویراں کی آبیاری کی۔ جب یزید ملعون نے دین کی صریح خلاف ورزی کرنے دینِ اسلام کے احکامات کی کھلے عام پامالی کرتے رہنے کے باوجود امام عالی مقام سے مسلمانوں کی امامت کے لیے ان سے بیعت کا مطالبہ کیا۔ حضرت امام حسینؑ نے بھانپ لیا کہ اگر یزید کے غیر شرعی مطالبے کا اسی مرحلے پر سدباب نہ کیا گیا تو آئندہ نسلوں تک اسلامی شعائر کی حفاظت کا کوئی اقدام نہ کیا جا سکے گا۔ چنانچہ اپنے نانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے دین کو دستِ یزید کے ہاتھوں پامال ہونے سے بچانے کے لیے آپ نے یزید کی سپاہ کا بھرپور اور فیصلہ کن مقابلہ کرنے کا فیصلہ کرلیا۔

آپؑ بہتر (۷۲) نفوس پر مشتمل ایک مکمل قافلے کے ساتھ جس میں اکثریت خواتین اور معصوم بچوں پر مشتمل تھا ہزاروں مسلح یزیدی سپاہ کے مقابل ڈٹ گئے۔ آپ اور آپ کے مختصر افراد خانہ نے کربلا میں جس بے جگری اور شجاعت کے ساتھ یزیدی فوج کا سامنا کیا تاریخ عالم قیامت تک اس کی مثال پیش نہ کر سکے گا۔ معصومین کی شہادت کے بعد خواتین اور بچوں کو پابند زنجیر کر کے کربلا سے دربار شام تک قیدی بنا کر لایا گیا۔ جہاں حضرت زینب کبریٰؑ نے یزید کو اس کے دربار میں مخاطب ہو کر ایک تاریخی خطبہ دیا جس میں یزید ملعون کو آنے والے دنوں میں اسے اس کے کیے کے عبرت ناک انجام کی خبر دی۔ کربلا تاریخ اسلام کا وہ خون آشام باب ہے جو قیامت تک آنے والی نسلوں کو وفا اور قربانی کا لازوال درس دیتا رہے گا۔ علامہ اقبال نے کیا خوب کہا۔

حدیث عشق دوباب است کربلا و دمشق
یکے حسین رقم کرد و دیگرے زینب

نواسہ رسولؐ نے یزید کی بیعت سے انکار کر کے شعائر اللہ اور دین کے تحفظ کی خاطر اپنے اہل وعیال کی جانوں کا نذرانہ پیش کیا اور اپنے ساتھیوں کو اسوۂ رسولؐ پر چل کر اسلام کی خدمت کا لازوال درس دیا۔ واقعہ کربلا میں بقائے اسلام کے لیے ہر طرح کی جدوجہد اور آپس میں اتحاد و اتفاق کا درس دیتا ہے۔ فرقوں میں بٹے ہوئے مسلمانوں کو ایک خدا، ایک رسول اور ایک قرآن کے احکامات پر چل کر نجات کا سبق دیتا ہے۔ آج اتحاد بین المسلمین کے لیے مشترکہ کوششوں کی جس قدر راشد ضرورت ہے اسے پہلے کبھی نہ تھی۔ ہم کفر والحاد کی طاغوتی قوتوں کے خلاف متحد ہو کر ہی حضرت امام حسینؑ اور ان کے اہل وعیال کی قربانیوں کا حق ادا کر سکتے ہیں۔ یہی فلسفہ شہادت عظمیٰ کا پیغام ہے۔

ہمدانیات

حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ کے فارسی رسائل

تحریر و تحقیق: مولوی محمد شفیع مطہری خپلو

شاہ ہمدان کی جو تصانیف دنیا کی مختلف لائبریریوں میں موجود ہیں ان کی تفصیل یہ ہے:

۱۔ ذخیرۃ الملوک:

یہ امیر کبیر کی سب سے اہم مفصل اور مبسوط تصنیف ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے والدین کے حقوق، نکاح کے آداب، حقوق زوجین، اولاد کے حقوق، غلام اور ماتحتوں کے حقوق، اور صوری سلطنت، ولایت اور امارت، شرائط بادشاہی، فرائض حکومت، رعایا کے حقوق، معنوی سلطنت، خلافت انسانی کے اسرار، روحانی سیاست وغیرہ کی بحث تفصیل سے کی ہے۔ اس کے نسخے پنجاب لائبریری، تہران، کتاب خانہ آیا صوفیہ استنبول، لندن، کلکتہ، کیمبرج یونیورسٹی اور پرنسٹن یونیورسٹی لائبریری میں موجود ہیں۔

۲۔ رسالہ مشارب الاذواق:

اس رسالے میں حقیقت عشق الٰہی پر تفصیلی بحث ہے۔ اس رسالے کی اصل مضمون وہ ہے جو مشہور عارف اور شاعر ابو حفص عمر ابن الفارض المصری نے عارفانہ قصیدے میں ترتیب دیا ہے۔ یہ کتاب پنجاب یونیورسٹی لائبریری، ایران، برٹش میوزیم، تاشقند، تاجکستان اور انڈیا کی لائبریریوں میں موجود ہیں۔

۳۔ رسالہ اصطلاحات صوفیہ:

یہ رسالہ صوفیانہ اصطلاحات کی تشریح و توجیہ پر مشتمل ہے۔ یہ رسالہ پنجاب یونیورسٹی کے کتاب خانہ میں محفوظ ہے۔

۴۔ رسالہ اصطلاحات الصوفیہ:

یہ رسالہ بھی صوفیانہ اصطلاحات کی وضاحت و توضیح کے موضوع پر ہے۔ آپ نے اس رسالے میں صوفیہ کی چند اصطلاحات مثلاً حال، وجد، تواجد، حقیقت قلب ذوق، سکر شراب اور مکاشف وغیرہ کا بیان کیا ہے۔ نسخے برٹش میوزیم لندن، برلن اور پیرس کے کتاب خانوں میں ہیں۔

۵۔ رسالہ مرآت التائبین:

اس رسالہ میں امیر کبیر نے حقیقی توبہ اور اس کی اقسام پر تفصیلی بحث کی ہے۔ یہ رسالہ مرکزی دانشگاہ تہران، برٹش میوزیم اور پیرس میں موجود ہے۔

۶۔ مکتوبات امیریہ:

یہ شاہ ہمدان کے تقریباً بائیس خطوط کا مجموعہ ہے۔ یہ خطوط آپ نے اپنے مریدوں اور حاکمان وقت کے نام لکھے ہیں۔ یہ تاجکستان، برٹش میوزیم اور پیرس میں ہے۔

۷۔ رسالہ فتحیہ:

اس رسالہ میں آپ نے اپنے خرقہ اور نسبت کا ذکر کیا ہے اس میں آپ نے تقویٰ کی اہمیت بھی بیان کی ہے۔ یہ رسالہ برٹش میوزیم میں موجود ہے۔

۸۔ رسالہ اوراد فتحیہ:

رسالہ اوراد فتحیہ میں وہ تمام اوراد جمع ہیں جو شاہ ہمدان نے

چودہ سو اولیا اللہ سے جمع کئے تھے۔ آپ کا کہنا ہے کہ اگر اوراد فتحیہ کے فضائل اور خواص بیان کئے جائیں تو ایک بڑا دفتر تیار ہو جائے گا۔ یہ رسالہ برٹش میوزیم لندن، لیڈن، کپور تھلہ، میسور، اورینٹل لائبریری، ایشیا ٹک سوسائٹی بنگال، انڈیا آفس لندن، پیرس، اور ایران میں موجود ہے۔

۹۔ رسالہ مناجات:

اس رسالہ میں آپ نے اللہ کے حضور پر سوز انداز میں مناجات کی ہے۔ یہ رسالہ برٹش میوزیم لندن، پیرس اور تاجکستان میں ہے۔

۱۰۔ رسالہ واردات:

اس رسالہ کا آپ نے اس آیت کریمہ سے آغاز کیا ہے: رب اشرح لی صدری و یسرلی امری. اس رسالہ میں صوفیانہ اصطلاحات کی صوفیانہ انداز میں توضیح کی ہے۔ یہ رسالہ برٹش میوزیم لندن، کتاب خانہ ملی تہران، کتاب خانہ مرکزی دانشگاہ تہران اور کتاب خانہ ملی پیرس میں محفوظ ہے۔ ۱۳۳۲ ہجری میں یہ رسالہ واردات الغیبیہ ولطایف الغیبیہ کے نام سے دہلی سے شائع ہوا تھا۔

۱۱۔ رسالہ ہمدانیہ:

یہ رسالہ فارسی میں سات صفحات پر مشتمل ہے اس رسالہ کی نثر مصنع و مرصع ہے ایک ایک جملے میں احادیث و اقوال اولیاء اور آیات قرآنی سے استشہاد کیا ہے۔ یہ رسالہ تہران اور برٹش میوزیم لندن میں ہے اور کراچی کے عجائب گھر میں بھی ہے۔

۱۲۔ رسالہ عقبات یا قدسیہ:

یہ رسالہ پانچ اوراق پر مشتمل ہے اس میں امیر نے اوامر دین کے بارے میں بحث کی ہے۔ اس میں آپ نے چار عقبات کا ذکر کیا ہے۔ ۱: دنیاوی محبت ۲: کبر ۳: ظلم ۴: ریا۔ مذکورہ موضوعات کی قرآن و احادیث سے وضاحت کی ہے۔ اس کے قلمی نسخے تہران اور برٹش میوزیم لندن کے کتاب خانوں میں ہیں۔

۱۳۔ رسالہ تلقینیہ یا دربیان آداب مبتدی و طالبان حضرت صمدی:

اس رسالے میں آپ نے صوفیانہ اصطلاح ارادت کی وضاحت کی ہے۔ یہ رسالہ کتاب خانہ ملی تہران اور برٹش میوزیم لندن میں ہے۔

۱۴۔ رسالہ داودیہ:

یہ رسالہ دو ورق پر مشتمل ہے۔ اس رسالہ میں آپ نے سالکوں کو تقویٰ کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ تقویٰ دنیا کا شرف اور آخرت کا زاد و سامان ہے۔ اس رسالے کا ایک نسخہ کتاب خانہ ملی ایران، پیرس اور دو نسخے برٹش میوزیم لندن میں ہیں۔

۱۵۔ رسالہ دہ قاعدہ:

اس رسالہ میں شاہ ہمدان نے :موتو قبل ان تموتو: کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ طالبان راہ حق کے لئے بے شمار راہیں کھلی ہیں۔ اس رسالے کے بارہ نسخے کتاب خانہ مرکزی دانشگاہ تہران میں ہیں اور یہ برٹش میوزیم لندن، پیرس وی آنا، اور برلن میں بھی ہے۔

۱۶۔ رسالہ اعتقادیہ امیریہ:

یہ رسالہ پانچ ورق پر مشتمل ہے اس میں شاہ ہمدان نے اپنے اعتقادات اور حقیقت دین کو بیان کیا ہے آپ فرماتے ہیں کہ دین اسلام کے پانچ ارکان ہیں۔ اس رسالے کے قلمی نسخے ایران، پیرس تاشقند اور برٹش میوزیم میں ہیں۔

۱۷۔ رسالہ درویشیہ:

اس رسالہ میں آپ نے اس آیت کریمہ یعنی: قد جائکم موعظة من ربکم و شفاء من ربکم لما فی الصدور. کی درویشانہ انداز میں وضاحت کی ہے۔ اس رسالہ میں آپ بادشاہوں کے اطوار و کردار پر اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ سلطنت کے امور ان لوگوں کے ہاتھوں میں ہیں جو دینی علوم و اسرار سے بیگانہ اور لہو و

لعب میں مشغول ہیں۔ وہ لوگ نفس کے غلام اور ہوس کے اسیر بنے ہوئے ہیں۔ رسالہ کا ایک مطبوعہ نسخہ تہران سے شائع ہو چکا ہے اس رسالہ کے قلمی نسخے برٹش میوزیم لندن، ایران اور پیرس کے کتاب خانوں میں محفوظ ہیں۔

۱۸۔ رسالہ فتوتیہ:

یہ نہایت حسین اور دلکش زبان میں طویل فارسی رسالہ ہے۔ اس رسالہ میں امیر کبیر نے اخوت اور فتوت اور ان کی حقیقت پر بحث کی ہے۔ یہ رسالہ استنبول سے ۱۹۶۱ء میں شائع ہو چکا ہے۔ اس رسالے کے قلمی نسخے ایران، پیرس، استنبول اور برٹش میوزیم میں موجود ہیں۔

۱۹۔ رسالہ منامیہ:

اس رسالہ میں آپ نے علم مثال، خیال، منام اور رویا کی حقیقت، علوی عالم میں مخلوقات کے درجات اور علوم و معنی کے ادراک پر بحث کی ہے۔ یہ رسالہ تہران، تاشقند، پیرس، برٹش میوزیم لندن اور کراچی میوزیم کے کتاب خانوں میں ہے۔

۲۰۔ رسالہ طبقات مردم:

یہ رسالہ دو ورق پر مشتمل ہے جس میں قسم قسم کے لوگوں کی طبائع پر بحث کی ہے۔ یہ رسالہ دانش گاہ تہران اور برٹش میوزیم لندن میں ہے۔

۲۱ رسالہ شرح مشکل حل:

اس رسالہ میں شاہ ہمدان نے معرفت حقیقی کی صراحت کی ہے اس میں آپ فرماتے ہیں کہ حکماء اور علماء کی کی تصانیف اور اشاعت علوم سے غرض و غایت کتاب اللہ اور سنت کی معرفت ہے اور تمام علوم اسرار شریعت اور آداب طریقت کے حصول کا ذریعہ ہیں۔ تمام انبیاء کرام کی آمد اور تمام کتب کے نزول کا مقصد معرفت ذات باری تعالی ہے۔ یہ رسالہ پیرس، تاجکستان، برٹش میوزیم لندن اور تاشقند میں ہے۔

۲۲۔ رسالہ چہل مقام صوفیہ:

اس رسالہ میں آپ نے فقر کے مقامات، احوال اور درجات کے بارے میں لکھا ہے اس میں آپ نے صوفیہ کے لیے چالیس مقام تعین کیے ہیں۔ یہ رسالہ تہران سے ۱۳۲۶ ہجری میں شیخ محمد بن صدیق کے تذکرہ کے ساتھ چھپا ہے۔ یہ رسالہ برٹش میوزیم میں ہے۔

۲۳ رسالہ آداب المریدین:

یہ رسالہ شیخ نجم الدین کبری کے رسالہ صفۃ الآداب سے ماخوذ ہے اور سات ابواب پر مشتمل ہے۔ یہ رسالہ تاشقند ترکی، پیرس اور برٹش میوزیم میں ہے۔

۲۴ رسالہ ذکریہ:

اس رسالہ میں شاہ ہمدان نے عوام کے گروہ، طبقات اور خصائص بیان کئے ہیں آپ نے قرآن مجید کی اس آیت کریمہ کنتم ازواجا ثلاثا کو موضوع سخن بنایا ہے۔ یہ رسالہ تہران، پیرس اور برٹش میوزیم لندن میں موجود ہے۔

۲۵۔ رسالہ مشیہ ہمیریہ:

اس رسالہ میں آپ نے لکھا ہے کہ جب تک نفسانی خواہشات اور حیوانی عادات کو قسم قسم کے مجاہدوں اور ریاضتوں کی کٹھائی میں گداز نہ کیا جائے تصفیہ قلب نہیں ہو سکتا۔ یہ رسالہ پیرس، تاجکستان برٹش میوزیم لندن اور تاشقند میں محفوظ ہے۔

۲۶۔ اسناد حلیہ حضرت رسالت علیہ الصلوہ والسلام:

اس رسالہ میں شاہ ہمدان نے حضورؐ کا حلیہ مبارک اور اسناد قلمبند کیے ہیں آپ نے حلیہ مبارک کے خواص اور فوائد کا بیان کیا ہے۔ آپ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ اے علیؑ جو کوئی ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو اس حلیہ پر نظر ڈالے وہ تمام مہینہ رنج و مصیبت، جن و پری کے آسیب اور سحر جادو سے محفوظ رہے گا سفر میں لے کے جانا انتہائی مفید ہوتا ہے۔

شاہ ہمدان نے اس حلیہ مبارک کی مناسبت سے یہ شعر بھی لکھا ہے۔

مشتاق آفتاب جمال محمدیم — تابندہ محمد و آل محمدیم
پروانہ وار سوختہ از آتش فراق — در آرزوی شمع وصال محمدیم

قلمی نسخہ برٹش میوزیم لندن میں ہے

۲۷ رسالہ حفظان صحت:

اس رسالہ میں شاہ ہمدان نے حفظان صحت کے اصولوں کے بارے میں لکھا ہے آپ فرماتے ہیں کہ معدہ کو بیماریوں کا گھر اسی لئے کہتے ہیں کہ اس میں مختلف قسم کے کھانے، پانی اور دیگر مشروبات جمع ہوتے ہیں۔اس رسالہ کا آغاز آپ نے اس حدیث مبارک کو بیان کرتے ہوئے شروع کیا ہے۔قال رسول اللہؐ المعدۃ بیتا کل داء۔ مائیکروفلم رسالہ دربارہ صحت طب قلمی نسخہ برٹش میوزیم میں ہے۔

۲۸ رسالہ عقلیہ:

اس رسالہ میں شاہ ہمدان نے یہ فرمایا ہے کہ ارباب عقول کے نزدیک انسان کو دوسری مخلوقات پر شرف حاصل ہے تو علم کی بدولت ہے۔ یہ رسالہ تین باب پر مشتمل ہے جن میں عقول پر بحث کی ہے۔ یہ رسالہ ایران، تاجکستان، پیرس اور برٹش میوزیم میں ہے۔

۲۹۔رسالہ موچلکہ:

موچلکہ امیر کبیر کا ایک قریبی مرید تھا۔شاہ ہمدان نے اپنے اس ارادتمند کے نام یہ رسالہ لکھا ہے۔ اس رسالہ میں ایک غزل بھی درج ہے۔ یہ رسالہ تہران میں ہے۔

۳۰۔رسالہ حل الفصول:

یہ رسالہ دس ورق پر مشتمل ہے۔اس رسالہ میں آپ نے عوالم پنجگانہ، عالم غیب مطلق، عالم جبروت، عالم ملکوت، عالم انسانی کے بارے میں ایک منطقی انداز میں لکھا ہے۔آپ نے انسان کامل اس شخص کو قرار دیا ہے جو حضورﷺ کے اعمال اور اسوہ حسنہ کی پیروی کرتا ہو۔ یہ رسالہ ممبئی، ایران اور برٹش میوزیم لندن میں ہے۔اس کا ایک نسخہ گلزار شریف کے سجادہ نشین کے پاس ہے۔

۳۱۔رسالہ حقیقت نور و تفصیل آن:

اس میں شاہ ہمدان نے نور کی حقیقت کو بیان کیا ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ خاصان خدا نور کا ادراک کرتے ہوئے اس آیت کریمہ کا مصداق بن جاتے ہیں: اللّٰہ نور السّمٰوٰت وَالْاَرْض. (سورہ النور آیت نمبر ۳۵) اس منزل و مقام تک اولیاء اللہ اور بزرگ صوفیہ مجاہدہ، ریاضت اور مخصوص اورادوں کے ذریعے پہنچتے ہیں۔ یہ رسالہ دانش گاہ تہران کے کتاب خانہ مرکزی میں موجود ہے۔

۳۲۔رسالہ انسان نامہ یا درمعرفت صورت و سیرت انسان:

شاہ ہمدان کے مرید خواجہ اسحاق ختلانی نے سید کے کلام و اقوال کو جمع کر کے یہ رسالہ مرتب کیا ہے۔ یہ دو قسم کے مطالب پر مشتمل ہے۔انسانی صورت اور انسانی سیرت۔آپ کا کہنا ہے کہ اگر انسان کو اولیاء اللہ یا حکماء میں سے کسی کی صحبت مل جائے تو اس کے اخلاق ذمیمہ کو اوصاف حمیدہ میں بدلا جا سکتا ہے۔مثال کے طور پر افلاطون علم قیافہ کی رو سے تمام بری صفات رکھتا تھا مگر اس کو ریاضت اور حکمت اخلاق سے صفات محمودہ نصیب ہوئیں۔اس علم کو علم قیافہ کہتے ہیں۔ یہ ایران تاشقند، پیرس اور برٹش میوزیم میں ہے۔

۳۳۔رسالہ منہاج العارفین:

اس رسالہ میں شاہ ہمدان کے ایک سو چالیس پند و نصائح ہیں۔ یہ رسالہ ۱۳۲۱ ہجری میں ذخیرۃ الملوک کے آخر میں بھی چھپا ہے۔اس رسالہ کو فرھنگ تان تاشقند نے شائع کیا ہے۔

۳۴۔ترجمہ مرادات دیوان حافظ شیرازی:

یہ رسالہ آٹھ ورق پر مشتمل ہے اور اس میں آپ نے دیوان حافظ کی شرح کے علاوہ حافظ کی غزل کے مطلع پر بھی بحث کی ہے۔

۳۵۔حقیقت ایمان:

اس رسالہ میں آپ نے حقیقت ایمان پر بحث کی ہے۔اس

رسالہ میں آپ نے ایمان سے مراد ایمان راہ وسالکان لیا ہے نہ کہ سادہ سے مسلمان کا سا ایمان ظاہری۔ یہ رسالہ تہران اور تاشقند میں موجود ہے۔

۳۶۔اختیارات منطق الطیر یا ہفت وادی:

اس رسالہ کا آغاز یوں ہوتا ہے۔ حمد پاک از جان پاک آں پاک را۔ یہ رسالہ مرکزی دانشگاہ تہران اور تاشقند میں موجود ہے۔

۳۷۔رسالہ اقرب الطریق اذالم یوجد الرفیق:

اس رسالہ میں شاہ ہمدان نے نفس کشی کے معنی سمجھائے ہیں۔آپ کے نزدیک نفس مارنے سے مراد یہ ہے کہ انسان کو اپنی حرص اور ہوس پر پوری قدرت حاصل ہو جائے۔ یہ رسالہ کتاب خانہ مرکزی تہران اور رضا لائبریری رام پور میں ہے۔

۳۸۔رسالہ وجودیہ:

اس رسالہ میں وجود پر عارفانہ بحث کی ہے اور سورہ اخلاص سے بڑی عمدگی اور دلنشین انداز میں استشہاد کیا ہے۔ یہ رسالہ تاشقند میں ہے۔

۳۹۔رسالہ فقریہ یا خرقہ درویشان:

اس کا ایک نسخہ کتاب خانہ مجلس ایران میں ہے۔

۴۰۔رسالہ سیر وسلوک یا حق الیقین:

اس میں آپ نے سالک کے مراتب سیر وسلوک اور اہل تصوف وعرفان کے احوال سے بحث کی ہے۔

۴۱۔رسالہ مکارم لاخلاق:

یہ رسالہ امیر نے اپنے مرید خواجہ اسحاق کے لیے لکھا ہے۔ اس میں آپ فرماتے ہیں کہ نفس کشی کے لیے کسی صاحب کمال پیر طریقت کی صحبت ضروری ہے۔ کیونکہ دردریا سے، لعل کان سے ملتا ہے۔اسی طرح کمال صاحب کمالات ہی سے لیا جا سکتا ہے۔

دلا در صحبت اہل صفا باش
چو صحبت یافتی اہل وفا باش

۴۲۔رسالہ آداب سفرہ:

۴۳۔ فرہنگ میر سید علی:

یہ رسالہ مفردات قرآن کی فرہنگ ہے۔ یہ رسالہ اٹھائیس باب اور چھ فصلوں پر مشتمل تھا مگر اب ان میں سے صرف تین فصول باقی ہیں۔بوڈلین لائبریری آکسفورڈ میں ہے۔

۴۴۔رسالہ در بیان روح ونفس:

یہ رسالہ قاضی حمید الدین نے دہلی سے ۱۳۲۲ ہجری میں شائع کیا تھا مگر اب نایاب ہے۔اس کے دو قلمی نسخے تاشقند اور انڈیا آفس (لندن) کے کتاب خانوں میں موجود ہیں۔

امیر کبیر سید علی ہمدانی کے عربی رسائل یہ ہیں:

۱۔شرح اسماء الحسنی:

نوے ورق کے اس مفصل رسالے میں اللہ تعالی کے ننانوے ناموں کی شرح ہے۔ یہ رسالہ تہران، تاجکستان اور تاشقند میں ہے۔

۲۔المودۃ فی القربی واہل العبا:

امیر کبیر کا یہ رسالہ اٹھارہ اوراق پر مشتمل ہے۔ فارسی اردو زبانوں میں بھی اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ یہ رسالہ ممبئی سے ۱۳۱۰ء اور ۱۳۱۷ ہجری میں چھپ چکا ہے۔۱۹۶۱ء میں سید شریف حسین سبزواری نے یہ رسالہ مع اردو ترجمہ لاہور سے امامیہ کتب خانہ لاہور سے شائع کیا ہے اور احادیث کا اضافہ کیا گیا ہے جو کہ قدیم نسخوں کے مطابق نہیں ہیں۔اس کا قلمی نسخہ برٹش میوزیم لندن میں بھی ہے اس کے علاوہ وہ غلام حسن صوفی کے پاس بھی ایک نسخہ ہے۔

۳۔رسالہ اقدسیہ فی اسرار النقطہ:

یہ رسالہ عارفانہ مطالب پر بازوق اور عالی مشرب بیان ہے۔اس کے قلمی نسخے تہران، مصر اور ہندوستان میں ہیں۔شاہ ہمدان

نے اس رسالے میں نقطہ پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے اور لفظ نقطہ کی سات اقسام بیان کی ہیں۔

۴۔ رسالہ السبعین المناقب:

یہ رسالہ ۷۰ احادیث پر مشتمل ہے اور خالصتاً تمام احادیث حضرت علیؓ ہی کی شان اقدس میں لکھا ہے۔ ان احادیث میں سے ایک حدیث یہ بھی ہے۔

ذکر علیؓ عبادۃ۔ اس رسالہ میں موجود پہلی حدیث ہے۔ اس کے بھی نسخے تہران اور برٹش میوزیم لندن میں ہے۔ ۷۰ احادیث کی وجہ سے ہی رسالہ کا نام بھی سبعین المناقب رکھا ہے۔

۵۔ رسالہ روضۃ الفردوس:

آپ نے یہ رسالہ دین کرنے کی وجہ یہ بتائی ہے کہ چونکہ اہل زمانہ کتاب الٰہی اور سنت نبوی ﷺ پر عمل پیرا نہیں ہیں۔ اس لیے وہ علم دین سے نا آشنا ہیں۔ اس لیے حضور ﷺ کے ارشادات سے جواہر اخلاق پیش کر رہا ہوں۔ چالیس ورق کا یہ رسالہ ۴۰ باب پر مشتمل ہے۔ اس رسالہ میں کل ۴۰ راوی ہیں اور احادیث کی کل تعداد ۱۹۶۸ ہے۔ یہ رسالہ برٹش میوزیم لندن اور تاشقند کے کتاب خانوں میں ہے۔ اس کا موضوع ذکر الٰہی، حب اہل بیت، تقویٰ، علم، موت، بدعت، گناہ اور غفران ہے۔ چند احادیث یہ ہیں۔ ۱۔ القرآن مع العلی والعلی مع القرآن۔ ۲۔ العلم علمان فعلم ثابت فی القلوب وعلم فی للسان۔

۶۔ رسالہ منازل السالکین:

اس رسالہ میں صوفیاء کی اصطلاحات، واردات اور کیفیات بیان کی ہے جنہیں منازل سالک کہا ہے۔ یہ رسالہ دس حصوں پر مشتمل ہے۔ دو ورق کا یہ رسالہ پیرس، تہران اور برٹش میوزیم میں ہے۔

۷۔ رسالہ اربعین امیریہ:

یہ رسالہ ان احادیث کا مجموعہ ہے جو خود خاندان اہل بیت سے منقول ہیں۔ یہ رسالہ برٹش میوزیم، تاشقند اور پیرس کے کتاب خانوں میں ہے۔

۸۔ رسالہ اربعین امیریہ:

یہ تیس ورق کا رسالہ بھی چالیس احادیث کا مجموعہ ہے۔ اس میں موجود احادیث کا موضوع ترک دنیا، مکارم اخلاق اور دین اسلام کے اوامر و نواہی کا بیان ہے۔ اس رسالہ کے نسخے تہران، پاکستان، تاجکستان اور برٹش میوزیم میں موجود ہیں۔

۹۔ رسالہ عربیہ فی الخواص اہل باطن:

اس رسالہ میں اہل باطن کے اوصاف بیان کئے ہیں۔ یہ رسالہ تاشقند اور برٹش میوزیم میں موجود ہے۔

❁☆✪☆❁

بقیہ: یقین، قلب، نفس

موسیٰ بے ہوش ہو کر گر گیا (جب سالک اس حالت میں ہوں) تو اس پر خدا کی رحمت، فضل اور لطافت نازل ہونے لگتی ہے۔ سواطع (روشنی) ربیہ اور لوامع (روشنی) وحدانیہ جو کہ ارواح و اجساد کے جھگڑوں کا باعث ہے سے چھٹا رہتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہ: لمن الملک الیوم آج بادشاہت کس کی ہوگی (تو سب مل کر کہیں گے) اللہ یکتا غالب کی ہوگی۔ اس دن شک وشبہ کے تمام لشکر ختم ہو جائیں گے اور فرشتے دل کے گرد نازل ہونے لگیں گے۔ اس پر رحمت کی بارشیں نورانی قطرات کی شکل میں نازل ہوں گی۔ دل خوشی و مسرور سے معمور ہوگا۔ اور سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی کی پہچان نہ ہوگی اس دن تمام زبانیں اس کی عظمت وجلال اور کبریائی کی صفات بیان کرنے سے عاجز آئیں گی۔ دل کی زبان سے کہیں گے کہ: ماقدروا اللہ حق قدرہ. کوئی بھی اللہ کی قدر کرنے کا حق ادا نہ کر سکا۔

❁☆✪☆❁

احوال صوفیہ

حضرت شیخ ابو نجیب سہروردیؒ

غلام حسن نور بخش

آپ کا نام عبدالقاہر، لقب ضیاء الدین اور کنیت ابو نجیب تھی۔ وطن کی نسبت سے سہروردی کہلاتے تھے۔ آپ ایران کے شہر سہرورد میں صفر ۴۹۰ھ میں ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی علوم وفنون سہرورد میں حاصل کرنے کے بعد بغداد گئے اور جامعہ نظامیہ میں داخلہ لیا۔ وہاں آپ نے امام اسعد المیہنی سے علم فقہ، ابو علی محمد بن سعید نبہانی، ابو محمد عبدالخلق بن طاہر، امام قشیری اور امام بیہقی سے علم حدیث حاصل کیا۔ ان کے علاوہ اصفہان کے مشہور عالم بو علی الحداد سے بھی فیض حاصل کیا۔ علاوہ ازیں زاہر بن طاہر، قاضی ابو بکر انصاری، ابوالمنصور القری، ابو طالب حسین زینی، ابوالفتح عبدالمالک ہروی، ابو محمد روز بہان البقلی، ابو طاہر احمد بن سلمہ اصفہانی اور شیخ احمد غزالیؒ بھی آپ کے اساتذہ میں شامل تھے۔ مؤخر الذکر سے آپ نے تصوف کے اسرار و رموز حاصل کیے۔ امام کی وفات کے بعد آپ ان کے خلیفہ بنے اور سالکین کی تربیت اور رشد و ہدایت میں مصروف ہو گئے۔

مدرسہ نظامیہ ان دنوں دنیا کا سب سے اعلیٰ تعلیمی ادارہ سمجھا جاتا تھا۔ آپ اس ادارے سے فراغت کے بعد یہیں درس و وعظ سے وابستہ ہو گئے جو اس زمانے میں علمی دنیا کا سب سے بڑا منصب سمجھا جاتا تھا۔ آپ ایک بہت بڑے محدث ہونے کے علاوہ ولی کامل بھی تھے اس لیے آپ نے تصوف کے اصول اور اسرار و رموز کو حدیث کی روشنی میں ثابت کیا۔ آپ کے تلامذہ میں ابو سعید عبدالکریم بن محمد السمعانی محدث خراساں، اور ابوالقاسم علی بن حسن بن شاکر مصنف تاریخ دمشق جیسے لوگ شامل تھے۔ ان کے علاوہ شیخ شہاب الدین سہروردی جو آپ کے بھتیجے، شاگرد اور خلیفہ تھے اور شیخ عمار یاسر بدلیسیؒ آپ کے روحانی خلفاء تھے۔ اول الذکر سلسلۂ سہروردیہ کے سرِ سلسلہ بنے اور ثانی الذکر سے آگے چل کر سلسلۂ کبرویہ چلا۔ شیخ کبیر روز بہان مصری بھی آپ کے شاگرد اور مرید تھے۔

سلسلۃ الذہب کے بزرگ مریدین کی تعلیم و تربیت کا خصوصی اہتمام فرماتے تھے اور جس طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد نبوی میں صفہ قائم کیا تھا یہ بزرگ بھی زاویے اور خانقاہیں قائم کرتے۔ چنانچہ شیخ ابو نجیب سہروردیؒ نے بھی اسی سنت نبویؐ کے تحت مغربی بغداد میں دریائے دجلہ کے کنارے ایک بڑی خانقاہ تعمیر کروائی تھی جہاں آپ کے حلقۂ درس میں تشنگانِ علمِ طریقت دور دور سے آکر شامل ہوتے تھے۔ انہی مریدین کی تربیت کے لیے آپ نے اپنی کتاب 'آداب المریدین' تصنیف فرمائی جو سیکڑوں سال سے اہل تصوف کا دستور العمل سمجھی جاتی ہے۔

اسلامی ممالک کے امراء اور حکام آپ کی بے حد تعظیم کرتے تھے۔ ۵۵۷ھ میں بیت المقدس کی زیارت کے لیے روانہ ہوئے۔ دمشق پہنچے تو ملک عادل نورالدین محمد زنگی نے بے حد احترام کیا اور کچھ دن آپ کو دمشق میں ٹھہرایا۔ صلیبی جنگوں کے باعث آپ بیت المقدس کی زیارت نہ کر سکے اور کچھ مدت دمشق میں علم حدیث کا درس دے کر بغداد واپس آئے۔ (مقدمہ عوارف المعارف ص ۱۰)

آپ کی روزمرہ کی زندگی سادہ تھی۔ لباس میں کسی خاص طرز کے پابند نہ تھے جو لباس ملتا پہن لیتے، دس دینار کا عمامہ بھی اور ایک وامق کا عمامہ بھی۔ (عوارف المعارف ص ۳۶۳)

شیخ منیٰ کی مسجد خیف میں چکر لگا کر لوگوں کے چہرے غور سے دیکھا کرتے اور فرماتے تھے اللہ کے بعض بندے ایسے بھی ہوتے ہیں جو کسی شخص کو ایک نظر بھر کر بھی دیکھیں تو وہ سعادت سے مالامال ہو

جاتا ہے میں بھی کسی ایسی نظر کیمیا اثر کی تلاش میں ہوں۔ (عوارف المعارف ص ۲۶۲)

آپ کی کئی کرامات مشہور ہیں۔ شیخ شہاب الدین سہروردی بہاؤالدین سے نقل کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں شیخ ابو نجیب سہروردی کے پاس تھا۔ آپ نے مجھے خلوت خانے کے دروازے پر تعین فرمایا۔ رات کو ایک سفید ریش بزرگ آئے۔ صاف ستھرا، پاکیزہ اور خوشبودار لباس پہنا ہوا تھا۔ میں نے ان کو سلام کیا۔ انہوں نے مجھے کہا کہ اے شہاب الدین اندر جاؤ اور شیخ الاسلام ابو نجیب کو میرا اسلام عرض کرو اور کہو کہ مہتر خضر آپ سے ملنے آیا ہے۔ شیخ شہاب الدین کہتے ہیں کہ میں اندر گیا اور شیخ کو سلام عرض کیا مگر شیخ نے کوئی توجہ نہیں دی، یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور حضرت خضر علیہ السلام واپس چلے گئے اور مجھے ہدایت کی کہ ہمارا سلام باعزاز و اکرام شیخ ابو نجیب کو پہنچا دیں اور یہ بھی کہیں کہ مہتر خضر آپ سے ملنے کی تمنا لے کر آیا تھا، چلا گیا ہے۔ ان کے جانے کے بعد میں نے شیخ کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام ماجرا بیان کیا اور کہا کہ آپ نے کوئی توجہ نہیں دی۔ آپ نے جواب دیا:

ای پسر این نشاید که کسی درملاقات ومشاهده خواند ملك الملك باشد وروی گرداند و توجه به بنده کندو بآن مملوك درسخن آید این نشاید. مردم هر چند مقدار که درصحبت مخلوق است همان قدر ازخالق دوراست.

"اے بیٹے! یہ مناسب نہیں کہ کوئی مشاہدۂ حق میں مشغول ہو وہ حق تعالیٰ سے منہ موڑ کر بندے کی طرف متوجہ ہو جائے اور مالک کے بجائے مملوک سے گفتگو کرے۔ آدمی جس قدر صحبت مخلوق میں مشغول رہتا ہے اسی قدر وہ حق تعالیٰ سے دُور رہتا ہے۔ (خلاصۃ العارفین ص ۱۳۲۔۱۳۳)

اگر کلیمؑ شود همزبان سخن نکنیم
وگر خلیلؑ بود میهمان بگردانیم

(غالب)

امام یافعی اپنی تاریخ مرأت الجنان میں ایک مرید کی زبانی نقل کرتے ہیں کہ میں ایک دن شیخ ابو نجیب کے ساتھ بازار گیا۔ ایک قصاب کی دکان پر ایک بکری کا گوشت کاٹا جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ بکری کہتی ہے کہ میں مردار ہوں حلال نہیں ہوں۔ قصائی یہ سن کر بے ہوش ہو گیا اور ہوش میں آنے کے بعد تصدیق کی اور توبہ کر کے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ (عوارف المعارف ص ۲۱۱)

احترام آدمیت شیخ کا مسلک تھا۔ آپ کے بھتیجے اور مرید شہاب الدین سہروردیؒ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں اپنے شیخ ابو نجیب سہروردیؒ کے ساتھ شام کے سفر میں تھا۔ کچھ دنیاداروں نے فرنگی قیدیوں کو جو صلیبی جنگ میں قید ہوئے تھے بیڑیوں میں جکڑ کر اور ان کے سروں پر کھانا رکھوا کر ہمارے پاس بھیجا۔ جب دسترخوان بچھایا گیا تو قیدی برتنوں کے خالی ہونے کا انتظار کرنے لگے۔ اس وقت شیخ محترم نے خادم کو حکم دیا کہ قیدیوں کو لایا جائے تاکہ وہ درویشوں کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھیں۔ چنانچہ جب انہیں لا کر ایک صف میں دسترخوان پر بٹھا دیا گیا تو ہمارے شیخ اپنے سجادہ سے اٹھ کر ان کے ایک فرد کی طرح ان کے درمیان بیٹھ گئے اور ان کے ساتھ کھانا کھایا۔ اس وقت ہمیں ان کے چہرے پر باطنی خلوص، تواضع، عاجزی اور انکساری کی جھلک نظر آئی۔ (عوارف المعارف ص ۲۶۶)

آپ کئی کتابوں کے مصنف تھے جو امتدادِ زمانہ سے تلف ہو گئیں۔ مگر آداب المریدین آج تک باقی ہے اور اہل تصوف میں معروف و مقبول ہے۔ بقول محمد عبدالباسط یہ کتاب اس زمانے کے صوفیائے کرام کے اعتقادات اور معاشرت اور سلوک اور اس کے آداب کا مرقع ہے۔ کتاب کا متن عربی میں ہے۔ متن اور فارسی ترجمہ نجیب مائل ہروی نے شائع کیا ہے۔ ہندوستان کے مشہور صوفی بزرگ خواجہ محمد گیسودراز نے بھی اس کا فارسی ترجمہ کیا اور عربی اور فارسی میں اس کی الگ الگ شرحیں لکھیں۔ محمد عبدالباسط نے اس کتاب کو اردو زبان میں منتقل کیا جو پہلے ہندوستان سے شائع ہوا جبکہ ۱۳۹۳ھ میں لاہور سے اس کا دوسرا ایڈیشن شائع ہوا۔

باقی صفحہ نمبر 18 پر

احوال صوفیہ

حضرت میر شمس الدین عراقیؒ

غلام حسن نوربخش

پیدائش اور تعلیم وتربیت:

میر شمس الدین عراقیؒ ۸۳۳ھ کو ایران کے علاقے گیلان میں پیدا ہوئے۔ آپ کا گھرانہ ایک علمی گھرانہ تھا۔ لیکن آپ کے والد کافی بوڑھے ہو گئے تھے۔ جس کی وجہ سے سارے گھر والوں کا معاشی بوجھ آپ کو بچپن میں اٹھانا پڑا۔ بایں ہمہ آپ اپنا زیادہ تر وقت نیک اور صاحب فضل وکمال لوگوں کی صحبت وہم نشینی میں گزارنے لگے۔ میر شمس الدین عراقیؒ نے اپنی ابتدائی زندگی کے کچھ ایام میر سید محمد نوربخشؒ کی خدمت میں گزارا۔ نوربخشؒ کی وفات کے بعد انہوں نے آپ کے نامور خلفاء اور مریدوں کے پاس کافی وقت گزاری جن میں شیخ محمود بحرآبادی، حسین کوکی، شیخ محمود دہلی، برہان الدین بغدادی، شمس الدین لاہیجی اور شاہ قاسم فیض بخش وغیرہ شامل ہیں۔ (دیکھئے تحفتہ الاحباب صفحات متعدد)

عراقی نے اپنی زندگی کے بیشتر حصے ان کی صحبت اور تربیت میں بسر کئے تھے۔ جن کی صحبت کی بدولت آپ کمالات صوری ومعنوی سے آراستہ تھے۔ علوم ظاہری کے بارے میں کوئی معلومات فراہم نہیں ہیں لیکن تحفتہ الاحباب میں کشمیر کے شیخ الاسلام شیخ شہاب الدین ہندی سے آپ کے مناظرے درج ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ ظاہری علوم میں بھی آپ کو پوری دسترس حاصل تھی تاہم آپ کی کوئی تصنیف نہیں۔ تحفتہ الاحباب میں آپ کی تمام سرگرمیوں اور اقوال وفرامین کا ذکر موجود ہے لیکن کسی بھی تصنیف کا ذکر نہیں ہے۔ یقینی بات ہے کہ آپ نے کوئی کتاب نہیں لکھی ہوگی۔

کلمتہ الثناء:

دوسرے اولیائے کرام کی طرح میر شمس الدین بہت بڑے فضل وکمال کے مالک تھے۔ ان کی روحانی قدر ومنزلت بلند تھی۔

ایں سعادت بز و ربا زو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

شاہ قاسم فیض بخش نے عراقی کو کشمیر بھیجتے وقت خط ارشاد میں فرمایا:

جناب قدوۃ المشائخ العظام، زبدۃ الاولیاء الکرام، مرشد السالکین ہادی المسترشدین، شیخ شمس الدین ادام اللہ برکات کمالات۔ (تحفتہ الاحباب ص۳۳۲)

سلطان فتح شاہ نے خانقاہ شاہ ہمدان کے تولیت نامے میں لکھا:

ارشاد مآب، علایت اکتساب، قطب المحققین، قدوۃ المرشدین، زبدۃ ارباب الکشف والیقین، المتوکل علی الملک المعین، المخص بعنایات اللہ الباقی، شیخ شمس الدین محمد عراقی۔ (تحفتہ الاحباب ۳۷۰۔)

جان محمد قدسی نے لکھا:

کیست دریں گنبد فیروزہ فام قطب زماں شمس فلک احترام
محرم راز حریم کبریا محی رسم وررویش اولیاء
عارف حق شیخ ولایت پناہ خضر زماں قطب فلک دستگاہ
شیخ محمد کہ ولی خدا است برھمہ خلق خدارا رھنما است
باطن او مطلع انوار حق سینہء اومخزن اسرار حق

(تحفتہ الاحباب ص۴۱۴)

ملا محمد علی کشمیری:

مظہر آثار معارف الہی، منبع، شرحقائق نامتناہی، مخصوص عنایات حضرت ملک الباقی، شمس الملت والدین، شیخ محمد العراقی۔

(ایضاً ۲۱۱)

سلطان حسن شاہ والی کشمیر کے وزیر اور ندیم خاص حاجی شمس نے سلطان حسن شاہ کو عراقی کے بارے میں یوں رپورٹ دی:

این مرد عزیزکه مردماں ایلچی گمان می کردندازجمله اولیاء ست. یہ عزیز القدر شخص جسے لوگ ایک سفیر سمجھتے ہیں، وہ تو اولیاء اللہ میں سے ہیں۔(ایضاً ۱۵۹)

پروفیسر محب الحسن صاحب رقمطراز ہیں۔

انہوں (عراقی) نے اچھی تعلیم حاصل کی تھی کیونکہ وہ بہت اچھے خطیب اور عالم تھے ان اوصاف کی بناء پر ہرات کے سلطان حسین مرزا ابالقراء کی مردم شناس نظریں ان پر پڑیں۔

(کشمیر عہد سلاطین ص ۲۳۹)

شادی، اولاد:

میر شمس الدین عراقی نے پچپن سال کی عمر میں ایک سید گھرانے میں سیدہ بچہ آغا سے شادی کی۔ان سے پانچ لڑکیاں اور ایک لڑکا تولد ہوئے۔ سب سے بڑی لڑکی بی بی آغا تھی اور سب سے چھوٹا شیخ دانیال شہید تھا۔کشمیر کے وزیر اعظیم سید محمد بیہقی نے عراقی کو پیغام بھیجا تھا کہ بی بی آغا کی شادی ان سے کردے۔لیکن سید محمد بیہقی کی بطور وزیر اعظم کارگزاری عراقی کو پسند نہ تھی۔اس لئے انہوں نے نہ صرف انکار کر دیا بلکہ فوری طور اس کی شادی غیر سید مسافر درویش عبدالسلام رومی کے ساتھ کردی۔جس سے بیہقی بہت برافروختہ ہوئے تھے۔عراقی کی پانچوں بیٹیاں یکے بعد دیگرے پیدا ہوئیں۔اس طرح بچہ آغا اولاد نرینہ کے لیے ترسنے لگیں۔ایک دن عراقی نے انہیں ہدایت کی کہ وہ ان کی بیٹیاں سید محمد نوربخش ؒ کے مزار پر جائیں اور نوربخش ؒ کے توسل سے اولاد نرینہ کی دعا کریں۔چنانچہ وہ وہاں گئیں اور بڑے خشوع وخضوع سے دعا کی۔تین دن تک وہ وہاں اقامت گزیں رہیں۔آخری دن جبکہ سب سجدے کی حالت میں دعا کر رہی تھیں کی آواز آئی بروید حق تعالی شمارا برادری داد. آپ چلی جائیں۔اللہ تعالی آپ کو ایک بھائی دے گا۔دیکھا تو کوئی آدمی نہیں ہے۔چنانچہ سب خوش واپس آئیں۔چند دن بعد بچہ آغا حاملہ ہو گئیں اور اس طرح ۹۰۰ھ میں نوروز کے دن شیخ دانیال پیدا ہوئے۔ جن سے عراقی کی نسل بڑھی۔ بلتستان کے اکثر سادات شیخ دانیال ہی کی نسل ہیں۔ (تحفۃ الاحباب ص ۳۱۵)

کشمیر میں عراقی کی سرگرمیاں:

میر شمس الدین عراقی نے ۸۸۸ھ میں شاہ قاسم فیض بخش کی ہدایت پر سلطان حسین والی خراسان کو بعض ادویات لانے کی غرض سے کشمیر کا دورہ کیا اور مسلسل آٹھ سال تک آپ کشمیر ہی میں رہے اور اس وقت واپس خراسان گئے جب سلطان کا انتقال ہو گیا تھا واپسی پر آپ شاہ قاسم فیض بخش کے پاس بارہ سال رہ کر دوبارہ کشمیر آئے اور باقی ماندہ زندگی کشمیر ہی میں بسر کی۔اس دوران آپ نے کشمیر میں خانقاہ نوربخشیہ جدی ڈل تعمیر کی جو کشمیر کی سب سے بڑی خانقاہ تھی۔اس کے علاوہ متعدد مساجد اور خانقاہیں تعمیر کیں۔لاتعداد بت توڑے، بیسیوں بت خانوں کو گرایا اور وہاں مساجد تعمیر کیں۔ملا محمد علی کشمیری نے میر شمس الدین عراقی کے ہاتھوں ختم ہونے والے مشہور بت خانوں کا نام درج کیا ہے اور اپنی کتاب میں پورا ایک فصل اس کے لیے وقف کیا ہے۔اس ضمن میں عراقی کا طریقہ کار یہ تھا کی مریدوں کے دستے تبلیغ کے لیے روانہ کرتے تھے وہ مختلف علاقوں میں تبلیغ کرتے اور بت خانوں میں جا کر وہاں کے پجاریوں میں بھی اسلام کی تبلیغ کرتے۔اگر اسلام قبول کرنے سے انکار کرتے تھے تو وہ عراقی کو مطلع کرتے۔عراقی ایک دستہ بت خانہ تباہ کرنے اور وہاں مسجد بنانے کے لیے روانہ کرتے۔اگر وہ گرانے میں ناکام رہتے تو خود بنفس نفیس جاتے اور اسے خراب کرتے۔اس ضمن میں متعدد بار انہیں باقاعدہ جہاد کرنا پڑا۔وزیر اعظم محمد بیہقی کو یہی بات سب سے زیادہ ناگوار گزرتی تھی۔

آپ کے ہاتھ پر بیس ہزار لوگ مسلمان ہوتے تھے۔

سلطان زین العابدین کے زمانے میں مرتد ہونے والوں کو بالجبر دائرہ

اسلام میں لایا۔ غرض آپ نے کشمیر میں اپنی پوری زندگی بڑے جوش و خروش سے بسر کی۔ ہزاروں لوگوں کو آپ نے روحانی تربیت دے کر درجہ کمال تک پہنچایا۔ آپ خانقاہ زڈی بل کی تعمیر کے لیے گئے۔ بعد وہاں مستقل رہنے لگے۔ وہاں اوراد فتحیہ اوراوراد عصریہ پڑھنے والوں کی رہبری کیا کرتے تھے۔ لوگوں سے ملتے تھے اور درویشوں کو تربیت دیتے تھے۔ چند ماہ کے لیے آپ کشمیر سے ملک بدر ہو کر بلتستان بھی آئے۔ ان چند مہینوں میں آپ نے بلتستان کے علاقوں کا دورہ کیا اور اسلام کو استحکام بخشا۔ بلتستان سے کشمیر واپس جاتے وقت۔ بکو بہرام والی چھلو کی استدعا پر اپنے ایک مرید خاص ملک حیدر کا بلتستان چھوڑ گیا تھا۔ جس کی اولاد اب بھی چھلو خاص اور مختلف علاقوں میں آباد ہیں اور اخوند یعنی لوگوں کو دینی معاملات کی رہنمائی کرتے ہیں۔

خلیفہ فیض بخش:

میر شمس الدین عراقیؒ شاہ قاسم فیض بخش بن سید نور بخش کے مرید اور خلیفہ تھے۔ آپ پہلی بار کشمیر سلطان حسین والی خراسان کے لیے ادویات حاصل کرنے آئے تھے لیکن اس سفر میں آپ نے شاندار سفارتی فرائض کے ساتھ ساتھ روحانی اثر و نفوذ بھی حاصل کیا اور کشمیر میں متعدد لوگوں میں سلسلہ نوربخشیہ کی کامیاب تبلیغ کی۔ مریدوں کے حلقے قائم کیے۔ خراسان واپسی کے بعد وہاں سے میر شاہ فیض بخش نے آپ کو دوبارہ کشمیر بھیجا اس دفعہ آپ کو باقاعدہ اپنا خلیفہ مقرر کیا اور خط ارشاد عطا فرمایا جسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

اصحاب واحباب وسائرارباب الباب احسن اللہ تعالیٰ عواقبہم والحج مقاصد ہم دعوات درویشانہ قبول فرما ئیند. بعداعلام میرودکہ درین وقت جناب قدوۃ المشائخ العظام زبدۃ الاولیاء الکرام، مرشدالسالکین، ہادی المسترشدین شیخ شمس الدین محمدعراقی ادام اللہ برکات کمالاتہ رابجانب کشمیر جہت توبہ، تائبان و ارشاد طالبان وتربیت سالکان و تلقین آداب مشائخ طریقت وتعلیم قواعدو طریقہ، اہل معرفت فرستادیم روز عیدالاضحیٰ ۸۸۷ھ۔

(تحفۃ الاحباب ملخصاً ص ۱۵۵۔۲۵۷)

کشمیر پہنچ کر آپ نے بہت سے لوگوں کو تربیت دے کر باکمال بنایا جنہیں آپ ان کے روحانی مراتب کے مطابق خرقہ عطا کرتے تھے اس ضمن میں درج ذیل اصحاب کو آپ نے خرقہ اور دستار عطا کی تھی۔

شیخ دانیال شہید، مولانا خلیل اللہ، ملا علی ریشی، مولانا حافظ بصیر، قاضی جان محمد قدسی، محمد سلمان، عثمان گنائی، مولانا عبدالرحمٰن، مولانا سیف ملک حیدر درویش داؤد۔

کرامات:

شمس الدین عراقی کی کشمیر موجودگی میں ملک سیفدار اور ان کے مخالفین میں جنگ ہوئی۔ عراقی کے ایک نامور مرید حاجی حسن کے لڑکے میاں محمد اور ملک سیف دار دشمنوں کے ہاتھوں گرفتار ہوئے جنہیں سیفدار کے حامیوں نے آزاد کرا کر ہیرہ پور لے گئے تھے۔ لیکن سری نگر میں افواہ پھیل گئی کی ملک سیفدار اور میاں محمد کو سولی دی گئی ہے۔ یہ افواہ سن کر حاجی حسن عراقی کے پاس آئے اور زار و قطار رونے لگے۔ شمس الدین عراقی نے مراقبہ فرمایا پھر فرمایا کہ حاجی حسن صبر کرو ہمت بلند رکھو۔ لوگ جھوٹ بول رہے ہیں۔ ملک سیفدار اور محمد ہیرہ پور میں سلطان محمد شاہ کے پاس ہے۔ سلطان نے انہیں قیمتی خلعت سے نواز ہے۔ چنانچہ اگلے روز ملک سیفدار فاتحانہ شہر میں داخل ہوا جن کے ساتھ میاں محمد بھی تھا جنہوں نے عراقی کی باتوں کی تصدیق کی۔ ص ا

میر شمس الدین عراقی کا خواجہ جوہرامی ایک مرید تھا جو کبھی کبھی تحفے اور ہدیہ لایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ اس نے ایک قصاب سے ایک موٹے تازے دنبے کا گوشت خریدا اور پکا کر عراقی کی خدمت میں لایا لیکن عراقی نے حکم دیا کہ اس گوشت کو اسی وقت لے جا کر ایک

اندھے کنویں میں پھینک دے۔ خواجہ یہ سن کر بہت شرمندہ اور سخت غمگین ہوا گھر والوں سے پوچھ گچھ کیا کہ انہوں نے پکاتے وقت شاید بسم اللہ نہ پڑھی ہو۔ گھر والوں سے اس کی تشفی ہوگئی، پھر وہ قصاب کے پاس پہنچا اور قصاب سے پوچھا تو وہ کچھ پریشان سا ہوگیا۔ خواجہ نے انہیں تسلی دی کہ وہ کچھ بھی نہیں کرے گا۔ قیمت بھی وصول نہیں کرے گا۔ وہ صرف سچ بولے، چنانچہ قصاب نے انہیں بتایا کہ میں نے دنبے کو اپنے گھر میں پالا تھا، کافی موٹا تازہ ہوگیا تھا لیکن رات کو یہ مرگیا تھا۔ میں نے گوارہ نہیں کیا کہ اس کو گلا کاٹا اور تمہارے آدمی کے حوالے کردیا۔ اصل واقعہ یہی ہے، باقی آگے تمہاری مرضی۔

خواجہ اس کی راستگوئی سے خوش ہوا اسے انعام دے کر واپس آیا اور عراقی پر اور بھی زیادہ یقین پختہ ہوا کہ بغیر دیکھے انہوں نے اس حرام چیز کو کیسے پہچان لیا تھا۔ ص ا

اسی طرح جب عراقی بلتستان کی وادی چپلو میں تھا۔ اسے سید محمد بیتی وزیراعظم کشمیر نے کشمیر بدر کردیا تھا۔ لیکن چند ماہ بعد ان کے اور ملک موسیٰ رینا کے درمیان مقابلہ ہوا جس میں سید محمد بیتی قتل ہوئے اور ملک موسیٰ رینا وزیراعظم بن گئے، جو عراقی کے مرید تھے۔ آپ کو چپلو میں کشمیر کے حالات کا علم ہوا اور آپ چپلو سے روانہ ہوگئے۔ (ص۲) اس قسم کے مکاشفات و مشاہدات اور معاینات کی متعدد مثالیں تحفۃ الاحباب میں بیان ہوئی ہیں۔

وفات:

میر شمس الدین عراقی نے ۹۹ سال کی طویل زندگی اشاعت اسلام اور روحانی مقام و مرتبہ بڑھانے میں گزاری۔ ۵۵ سال کی زندگی تک آپ مختلف عرفاء اور اہل فضل وکمال کی صحبت میں رہے۔ ۵۵ سال کی عمر میں کشمیر جاتے ہوئے آپ کی شادی ہوئی اور باقی ماندہ زندگی صرف اور صرف اشاعت استحکام میں صرف کئے۔ اس بار آپ دوبارہ کشمیر آئے پہلی بار کشمیر میں آٹھ سال گزار کر آپ واپس چلے گئے اور سات سال ایران میں گزارنے کے بعد دوسری بار آپ پھر کشمیر آئے اور اپنی باقی ماندہ زندگی کشمیر ہی میں بسر کی اور تین رمضان المبارک ۹۳۲ھ میں آپ کا کشمیر ہی میں انتقال ہوگیا اور اپنی تعمیر کردہ خانقاہ نوربخشیہ زڈی بل کے پاس دفن ہوئے جہاں آپ کا شاندار مقبرہ تعمیر کیا گیا۔ لیکن بعد کے شیعہ سنی فسادات کے دوران اس کی بے حرمتی کی گئی۔ تاہم اب بھی آپ کا مزار مبارک زڈی بل کشمیر میں موجود ہے۔

حضرت میر شمس الدین عراقی کی کوئی تصنیف نہیں ہے۔ تاہم آپ کی ایک کتاب کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس کا نام 'نالۂ شمس العراق' ہے۔ (مقالات شفیع جلد دوم ص۴۲)

لیکن ہمارے خیال میں یہ بات درست نہیں ہے۔ تحفۃ الاحباب ایک ضخیم کتاب ہے جو بڑی تقطیع کی ۵۲۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں شمس الدین عراقی کے تمام کوائف بڑی شرح وبسط کے ساتھ بیان ہوئے ہیں لیکن عراقی کی کسی تصنیف یا تحریری مشاغل کا قطعاً ذکر نہیں ہے۔ تحفۃ الاحباب عراقی کی ایک بہترین سوانح عمری کے ساتھ ساتھ کشمیر کی تاریخ بھی ہے جو نویں اور دسویں صدی ہجری کے جملہ حالات سے بڑی عمدگی سے مزین ہے مگر افسوس یہ ہے کہ یہ کتاب آج تک شائع نہیں ہوئی ہے۔ اگر یہ کتاب شائع ہوجاتے تو کشمیر کی تاریخ لکھنے والوں کے لیے بہترین قدیم ماخذ دستیاب ہوسکتا ہے اور عراقی کے متعلق تمام مغالطے دور ہوسکتے ہیں۔

کشمیر میں آپ کے شب و روز:

میر شمس الدین عراقی ۸۸۸ھ میں پہلی بار کشمیر پہنچے انہوں نے ایک سال خانقاہ ملک احمد اتو میں گزارا پھر ایک سال مزار سلاطین میں بسر کیا۔

خانقاہ جدی بل (موجودہ نام زڈی بل) کی تعمیر ۹۱۰ھ میں مکمل ہوئی۔ خانقاہ کی تکمیل کے بعد دس سال تک آپ خود بنفس نفیس جملہ مریدوں کے ساتھ اعتکاف کے لیے بیٹھتے رہے۔(۱) جبکہ اس کے بعد آپ نے اربعین نشینی ترک کردی تھی تاہم دوسرے مریدوں کو

خانقاہ جدیبل سمیت دوسرے مقامات پر اربعین کے لیے بٹھایا کرتے تھے۔ اربعین کے لیے عموماً موسم سرما مخصوص تھا اربعین نشینی کے اوقات میں عراقی خود بہت نرم اور پست آواز میں گفتگو کرتے ہر ایک کو بلند آواز سے گفتگو کرنے کی ممانعت ہوتی یہاں تک کہ خانقاہ میں دو آدمی محض اس ڈیوٹی پر مامور تھے کہ وہ کسی قسم کی آواز بلند ہونے نہ دیں تاکہ مکمل خاموشی کی فضاء قائم رہے اور اربعین نشین حضرات کے مراقبے اور اشغال میں کوئی خلل نہ آئے۔ (۲) کبھی کبھی محفل سماع منعقد ہوتی خصوصاً جب کبھی آپ خوشگوار موڈ میں ہوتے اس رات کو محفل سماع (۳) منعقد ہوتی جس میں ملا حسین عودی عود نوازی کرتے، حافظ محمود کیانی غزل سرا ہوتے اور خانقاہ میں موجود تمام صوفی وجد میں آ کر رقص کرتے اور خود شمس الدین عراقی بھی ان کے ساتھ مل کر رقص کرتے تھے۔ (۴)

اسی طرح دوسرے اہم موقعوں پر نیز غیر نوربخشیوں کے سلسلۂ نوربخشیہ میں داخل ہونے کے موقعوں پر رات بھر شب بیداری کا اہتمام ہوتا شب خیزی کے موقعوں پر قرآن خوانی ہوتی نوافل ادا کیے جاتے منطق الطیر اور مثنوی مولانا روم کے اشعار پڑھے جاتے۔

لنگر خانے میں روزانہ ۱۴۰ ترک چاول ۱۲ ترک میدہ خرچ ہوتا تھا ایک دن ایک گائے ذبح کیا جاتا تھا دوسرے دن دال پکتی سالن اور یخنی کے لیے ایک دنبہ ذبح کیا جاتا۔ کبھی کبھی زردہ، ترش پلاؤ اور سیاہ پلاؤ پکایا جاتا تھا اور کبھی کبھی حلوے بھی تیار کیے جاتے تھے۔ (۶)

تربیت حاصل کرکے باکمال بننے والے مریدوں کو خرقہ عطا کیا جاتا۔ (۷) سب سے اعلیٰ طبقے کو سیاہ رنگ کی دستار ملتی تھی جبکہ کسی کو کبود رنگ کا خرقہ کسی کو رنگین مرقعہ دیا جاتا تھا۔ (۸)

میر شمس الدین عراقی سے تربیت لے کر باکمال بننے والے شخصیات درج ذیل ہیں:

(۱) شیخ دانیال شہید (۲) مولانا خلیل اللہ (۳) ملا علی ریشی المعروف بہ حضرت بابا (۴) مولانا حافظ بصیر (۵) حاجی قاضی محمد قدسی (۶) محمد سلمان (۷) مولانا عثمان گنائی (۸) مولانا عبد الرحمٰن (۹) مولانا سیف (۱۰) درویش داؤد (۱۱) درویش جنید (۱۲) صوفی دنوی (13) درویش زیرک تتی (۱۴) درویش کمال تتی (۱۵) بابا شمس (۱۶) حاجی شمس (۱۷) حاجی بایزید (۱۸) مولانا قیدار (۱۹) مولانا حیدر (۲۰) مولانا اسماعیل۔ (۹)

میر شمس الدین عراقی نے میر دانیال شہید کو اپنا خلیفہ مقرر کیا تھا وفات کے وقت ان کی عمر ۳۲ سال تھی۔

آپ رات کے آخری حصے میں خانقاہ کے خلوت خانے میں جاتے اور وہاں اوراد و وظائف اور اذکار میں مصروف رہتے۔ نماز فجر با جماعت ادا کرتے، اوراد فتحیہ پڑھتے، اوراد میں سے یا اللہ سے یا ستار تک اسمائے حسنہ کو آپ خصوصی اہتمام کے ساتھ پڑھتے۔ اوراد خوانی سے فراغت کے بعد دوسرے مریدوں کے ساتھ خانقاہ سے باہر نکل آتے باغبانی اور زمینداری کے کاموں میں مصروف رہتے۔ تا آنکہ ظہر کا وقت ہو جاتا ظہر کی نماز خانقاہ میں باجماعت ادا کرتے وظائف اور اذکار سے فراغت کے بعد باہر تشریف لے جاتے اور باب الشریعت یا باب الطریقت کے پاس موجود چبوترے پر ملاقاتیوں سے ملتے یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت ہو جاتا پھر خانقاہ میں تشریف لے جاتے نماز عصر باجماعت ادا کرتے اور اوراد عصریہ پڑھتے نماز عشاء تک خانقاہ میں قیام کرتے کھانا کھاتے اور دعائے طعام پڑھتے پھر خلوت خانے میں جا کر تسبیح و وظائف پڑھتے یہ سلسلہ تقریباً آخری سانس تک جاری رہا۔ (۱۰)

یہ میر شمس الدین عراقیؒ کے آخری دور کے شب و روز کے معمولات ہیں اس سے پہلے زندگی کے شب و روز اس سے یکسر مختلف تھے اس دوران وہ مختلف علاقوں کے دورے کرتے بت خانوں کو منہدم کراتے وہاں مساجد تعمیر کرتے اور دو مریدوں کو وہاں تعینات کرتے ایک وہیں لوگوں کو نماز پڑھاتے، بچوں کو تعلیم دیتے اور لوگوں کو مسائل

ضروریہ سے روشناس کراتے جبکہ دوسرے مرید کے ذمے مسجد میں اذان دینا اوراد پڑھنے میں راہنمائی کرنا اور مسجد کی دیگر خدمات بجالانا ہوتا۔ اس کے لیے ضروری تھا کہ اس کی آواز بلند اور خوبصورت ہو آپ اپنے مریدوں کو مختلف علاقوں میں بت خانوں اور مندروں کو منہدم کرنے کے لیے بھیجتے بسا اوقات آپ خود بھی ساتھ جاتے بعض موقعوں پر کفار کے ساتھ باقاعدہ جنگ کرنی پڑتی ایسے موقعوں پر آپ اپنے مریدوں کی راہنمائی کرتے اور مجاہدین کی قیادت فرماتے۔

اسی طرح ایسے مندروں کے توڑنے کے لیے آپ خاص طور پر تشریف لے جاتے جن کے ساتھ کوئی خاص توہم پرستی کی بات وابستہ ہو یا لوگ توہم کی بناء پر بھوت، پری یا کسی بدروح کی وہاں موجودگی کو مانتے ہوں اور ان کے شر سے بچنے کے لیے اس پر ہاتھ ڈالنے سے ہچکچاتے ہوں یا ایسے بت خانے اور مندر توڑنے کے لیے خود جاتے جن کی حفاظت کے لئے بت پرستوں یا ہندوؤں کے مسلح دستے متعین ہوں۔ ۱۰۸

اپنے والد مولانا خلیل اللہ اور میر شمس الدین عراقی کے دوسرے معتبر مریدوں کی زبانی سن کر تصدیق وتصویب کرانے کے بعد درج کیا ہے اس کتاب میں عراقی کو نوربخشی شیخ طریقت قرار دیا ہے۔

ملا محمد علی کشمیری نے تحفۃ الاحباب میں میر شمس الدین عراقی کو نہ صرف نوربخشیہ لکھا بلکہ ان کے روزانہ معمولات، اربعین نشینی، محافل سماع، نوربخشی بزرگوں کی صحبت میں رہ کر تربیت پانا وغیرہ تفصیل سے لکھا ہے یہ اس بات کی بین دلیل ہے کہ آپ نوربخشی مسلک سے تعلق رکھتے تھے اس کے سوا ان کا اور کوئی مذہب نہ تھا۔

میر سید محمد نوربخش کے مسلک کے سوا باقی تمام مذاہب کو درست نہیں سمجھتے تھے فقہ احوط کی عبارت ابین شریعة محمدية كما كانت في زمانه من غير زيادة او نقصان کے تحت ان کے خیالات انہی کی زبانی فارسی عبارات میں ملاحظہ فرمائیں۔

جمله مذاهب معروفه متنوعه خواه سنيه خواه متشيعه كه در اقطار عالم ظهور و شيوع يافته اند، بى شائبه از زيادتى و نقصان و خالى از تبديلات و تغيرات ناقلان نيستند و هيچ مذهبى از ان مذاهب كه اساس دلائل و قواعد مسائل آن همه بر آراى فاسده و قياسات باطله و روايات كاذبه نهادند. (۱۴)

جملہ مختلف معروف مذاہب خواہ سنی خواہ شیعہ جو اطراف عالم میں ظہور و رواج پا چکے ہیں، زیادتی و نقصان سے پاک اور نقل کرنے والوں کے تبدیل و تغیرات سے خالی نہیں ہیں اور ان مذاہب میں سے کسی بھی مذہب کے دلائل کی بنیاد اور مسائل کے قواعد آرائے فاسدہ، قیاسات باطلہ اور روایات کاذبہ پر رکھی گئی ہیں۔

یہاں اس بات کی وضاحت کی جاتی ہے کہ مسلک نوربخشیہ بذات خود ایک مستقل بالذات مذہب ہے یہ کسی اور مذہب کی ذیلی شاخ نہیں اسی طرح یہ مسلک کسی سنی مسلک یا سنی مسلک کی کسی ذیلی فرقے کی شاخ نہیں۔ مولوی نجم الغنی صاحب نے مسلک نوربخشیہ کو مذاہب عالم نامی کتاب میں سنی حنفی قرار دیا ہے جس کی ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے اسی طرح یہ مسلک شیعہ یا شیعہ فرقے کے کسی ذیلی فرقے کی شاخ نہیں ہے۔ نور اللہ شوستری نے مجالس المومنین میں بہت سے فرقوں اور شخصیات کو شیعہ اور امامیہ قرار دیا ہے اپنے دعوے کے ثبوت میں جو دلیل دی ہے وہ نہایت کمزور اور تار عنکبوت کی مانند بے سروپا ہے۔ مثلاً وہ کسی کی زبانی حضرت علیؑ کے فضائل مناقب میں کوئی شعر سن کر اسے شیعہ قرار دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل علم کے ہاں نور اللہ شوستری شیعہ تراش مشہور ہے اور اس کے دعوے کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ موجودہ صدی میں صوفیہ امامیہ لکھنے کا رواج کچھ حلقوں میں چل پڑا ہے یہ دعویٰ بھی صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا سلسلہ معصوم علی شیرازی کی طرائق الحقائق، زین العابدین شیروانی کی ریاض السیاحۃ اور بستان السیاحۃ سے شروع ہوا ہے جو بیسویں صدی عیسوی کی شخصیات ہیں ان سے قبل اس قسم کے نام اور اصطلاحات سرے سے موجود ہی نہیں تھے۔ ۹۴

ملک موسیٰ رینہ کے ہاتھ آجاتا ہے جس کا عراقی کو بذریعۂ کشف علم ہو جاتا ہے جس کی خبر بعض مریدوں کو دے دیتا ہے اس وقت وہ چلو میں مقیم ہے سردی کا موسم ہے باایں ہمہ عراقی کشمیر جانے پر مصر ہو جاتا ہے وہ سردی کی شدت اور راستے کی دشواری کو درخورِ اعتنا نہیں سمجھتا اور اپنے ساتھیوں سمیت روانہ ہو جاتا ہے جب کیری وچہ (۴) (کھریوچو) کے مقام پر پہنچتا ہے تو کشمیر سے آمدہ وفد سے ملاقات ہوتی ہے جس کی زبانی کشمیر میں ہونے والی سیاسی تبدیلی سے دوسرے لوگ واقف ہو جاتے ہیں۔ (۵)

ایک عقیدت مند عورت کا واقعہ:

ایک عقیدت مند عورت اپنا خواب بیان کرتی ہے کہ وہ گھڑا لئے برلبِ آب کھڑی ہے اور وہیں سے گھڑے میں پانی بھرتی ہے اور اسے لے کر گھر چلی جاتی ہے عراقی اس کی تعبیر بتاتے ہوئے پوچھتے ہیں کہ اس کا کوئی لڑکا مفقود الخبر تو نہیں؟ جواب اثبات میں ملتا ہے۔ عراقی یہ جواب پا کر کہتے ہیں کہ جاؤ بشارت ہو کہ وہ لڑکا تمہارے گھر پہنچ گیا ہے یا ابھی ابھی پہنچنے والا ہے۔ یہ سن کر عورت شاداں و فرحاں گھر چلی جاتی ہے اس سے پہلے اس کا بیٹا گھر پہنچ چکا ہے وہ اس سے ملتی ہے۔(۶)

مذکورہ بالا واقعات اس بات کی واضح ثبوت ہے کہ کشف و مشاہدہ میں آپ کتنے بلند مقام سے سرفراز تھے؟ احوالِ غیب آپ کی نگاہوں میں کس قدر عیاں تھے؟ حقیقت یہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے لو لگاتا ہے وہ دن رات اللہ تعالیٰ کی عبادت، خلقِ خدا کی دیکھ بھال، دینِ اسلام کی خدمت، فقراء و مساکین کی دستگیری اور سالکین کی معنوی تربیت میں مشغول رہتا ہے ہر معاملے میں مشیت و رضائے الٰہی اس کے پیشِ نظر ہوتا ہے وہ اپنی ہستی کے لحاظ سے فانی اور بحق باقی ہوتا ہے۔ اس کی اپنی ذات اور ذاتیات کچھ نہیں ہوتی اور اس کا سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لیے ہو جاتے ہیں اس مقام پر بمصداق

یحبہم و یحبونہ () وہ اللہ کو اور اللہ ان کو چاہتا ہے۔

محبت و مودت الٰہی کا یہ ثمر بمصداقِ حدیث:

فانا احببته كنت سمعه الذى يسمع به وبصره الذى يبصربه ويده التى يبطش بهاورجله التى يمشى بها.(۹)

جب میں کسی بندے کو چاہتا ہوں تو اس کے کان، آنکھ، ہاتھ اور پاؤں بن جاتا ہوں پس وہ میری قوت و طاقت سے سنتا، دیکھتا، کام کرتا اور چلتا پھرتا ہے۔

غرض ایسے بندوں کا سننا، دیکھنا، بولنا، چلنا پھرنا، سب اللہ کا ہوتا ہے۔

گفته اى او گفته اى الله بود
گرچه از حلقوم عبدالله بود

یا بقول اقبال: ہاتھ ہے اللہ کا بندۂ مومن کا ہاتھ

اس مقام پر پہنچ کر اس کے لیے کوئی راز راز نہیں رہتا کوئی چیز اس کی نگاہِ بصیرت اور قلب و نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ حضرت میر شمس الدین عراقی اللہ کا ایسا ہی بندہ تھا۔

❀☆❀☆❀

بقیہ: حضرت شیخ ابو نجیب سہروردیؒ

آپ کے اقوال میں سے بعض یہ ہیں:

ساعتِ نیک: شیخ ہدایت فرماتے تھے کہ وہ خوشگوار اوقات میں روحانیت کے بارے میں ساتھیوں سے گفتگو کریں اس صورت میں فائدہ دوچند ہو جاتا ہے۔ (عوارف المعارف ص ۱۸۱)

صحبتِ خلق کی مضرت: آدمی جتنا خلق میں مصروف رہتا ہے اسی قدر وہ حق تعالیٰ سے دور رہتا ہے۔ (خلاصۃ العارفین ص ۱۳۳)

شیخ نے ایک بھرپور زندگی گزارنے کے بعد ۷۳ برس کی عمر میں ۱۷ جمادی الثانی ۵۶۳ھ/۱۱۶۸ء کو وفات پائی اور بغداد میں مدفون ہوئے۔ (نفحات الانس ص ۴۱۷)

❀☆❀☆❀

احوال صوفیه

حضرت شیخ محمد کشمیریؒ المعروف اپوچو فقیر

فقیر محمد یوسف ظفر

سلسلہ عالیہ صوفیہ نوربخشیہ کے بزرگوں نے امت محمدیہ کی روحانی تعلیم وتربیت اور باطنی تزکیہ واصلاح کے لیے ہر دور میں اہم خدمات اور لازوال قربانیاں دیں۔ خطہ کشمیر میں اس سلسلے میں ایک اہم کڑی حضرت شیخ محمد کشمیریؒ کی عہد ساز ہستی تھی۔ آپؒ اور آپؒ کے ساتھیوں نے کشمیر اور مضافات میں شریعت وطریقت کی تعلیم وتربیت اور اشاعت وخدمت دین کا فریضہ ایک خاموش اور روحانی اصلاحی تحریک کی شکل میں سرانجام دیا۔ آپ صوفیہ نوربخشیہ کے عظیم الشان بزرگ تھے۔ آپ کی ولادت باسعادت بروز منگل ۲۶ جون ۱۷۰۲ء بمطابق ۱۴ ربیع الاول ۱۱۲۳ھ کو میرپور کشمیر میں ہوئی۔ آپ کے والد ماجد کا نام سید نجم الدینؒ جو میر حسن کشمیریؒ اور ابوسعیدؒ کے مرید خاص تھے۔ آپؒ کو سید علی ہمدانیؒ، شاہ سید محمد نوربخشؒ اور دیگر بزرگان دین سے خاص عقیدت اور محبت تھی۔ والدہ ماجدہ کا نام سیدہ صفیہ خاتونؒ تھا۔ جو زہد وتقویٰ میں مشہور بااخلاق اور باکردار خاتون تھیں۔

حضرت اپوچو فقیرؒ نے دینی وعصری علوم اپنے والد محترم سے حاصل کی۔ آپؒ فطری ذہانت وفطانت اور بیدار مغزی میں غیر معمولی نعمت الٰہی سے مالا مال تھے۔ نہایت عمدہ واعظ، مسلمہ قاضی اور باصلاحیت عالم وفاضل تھے۔ آپؒ کا قد درمیانہ رنگ گندمی، آنکھیں بڑی بڑی، اور داڑھی بہت زیادہ لمبی تھی۔ جس کی بناء پر آپؒ کے دوست اور ہم عصر ریشا تیل کہہ کر پکارتے تھے۔

آپؒ سیرت واخلاق میں بزرگان سلف کی تصویر تھے۔ دنیوی امور کی طرف بہت کم توجہ دیتے تھے۔ اپنے عقیدت مندوں کو بھی ہمیشہ تمام احوال میں رجوع الی اللہ کی ترغیب دیتے۔ اور آپؒ کے امتیازی اوصاف میں مہمان نوازی بھی شامل تھی۔

آپؒ کے نزدیک تصوف ظاہری اعمال واخلاق کی درستگی اور باطنی اخلاص عبادات الٰہی، تزکیہ ومحاسبہ نفس اور خدمت خلق کا نام ہے۔ آپ سادات کرام کا بے حد احترام کرتے، شریعت کا کامل نمونہ اور تعلیمات نوربخشیہ کے امین اور مظہر تھے۔ آپ کی مجالس میں شرکاء کو ذکر الٰہی، خوف خدا، خدمت خلق، بدعات سے اجتناب، اتباع شریعت اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی تلقین کی جاتی۔ آپؒ جملہ اذکار ومعمولات صوفیہ نوربخشیہ کے مطابق انجام پاتے۔ اکثر سفر آپ نے مشائخ عظام کے آستانوں کی زیارت کے لیے فرمائے۔ آپ نے حضرت معروف کرخیؒ، حضرت جنید بغدادیؒ، خواجہ اسحاق ختلانیؒ، سید علاؤالدولہ سمنانیؒ، امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ اور سید محمد نوربخشؒ کے مزارات انور پر حاضری دی۔

اکلوتا بیٹا ہونے کے ناطے والدین نے جہاں آپ کو بے پناہ محبت اور شفقت دی وہاں آپ کی ظاہری وباطنی تعلیم وتربیت، آداب معاشرت، تعمیر وتہذیب، اخلاق وکردار کی طرف بھرپور توجہ دی۔ یہاں تک کہ سفر وحضر میں والد ماجد آپ کو ساتھ رکھتے۔ ۲۵ سال کی عمر مبارک میں رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے۔ اور ایک نیک فرزند سید احمدؒ پیدا ہوئے۔ آپ کا یہ فرزند نیک نے انیس برس عمر پائی جنہیں کشمیر میں فرقہ نوربخشی کی تبلیغ مساعی پر شہید کر دیا گیا۔ اچانک بیٹے کی جدائی سے والدہ ماجدہ نہایت مغموم رہی اور بالآخر تین ماہ کے عرصہ میں سیدہ صفیہ خاتونؒ بھی وصال کر گئیں۔ حضرت اپوچو فقیر نے استقامت، بلند حوصلہ اور صبر کا مظاہرہ کیا۔ آ کو اتالیس برس کی عمر میں

حج کی سعادت حاصل ہوئی۔ بالآخر یہ عظیم صوفی بزرگ کو بیٹے کی شہادت اور شریک حیات سے جدائی کے بعد کشمیر سے موضع کورو گوند مستقل طور پر فرقہ نوربخشیہ کے امام جمعہ والجماعت کے طور پر لایا گیا۔ آپؒ نے یہیں سکونت اختیار کی۔ جہاں آپؒ نے قرآن وسنت کی تعلیمات سے لوگوں کے دلوں کو منور کیا۔ فقہ الاحوط اور دعوات الصوفیہ نوربخشیہ کا درس لینے، سیکڑوں طلباء حاضر ہوئے اور علمی تشنگی بجھاتے رہے۔

بزرگوں کے بقول آپؒ نے مذکورہ بالا گاؤں کے لیے دشوار گزار پہاڑوں کو توڑ کر سات سوفٹ سے زائد لمبی نہر نکالی۔ اس خاص نہر کی تکمیل کے بعد شکرانے کے طور پر گائیں اور بکریاں ذبح کر کے لوگوں میں گوشت تقسیم کیا۔ اب بھی یہ جگہ اپو چو فقیر شا قلو سے فونگ کے نام سے معروف ومشہور ہے۔ اس کے علاوہ آپؒ کے دست مبارک سے لگایا ہوا پہلا درخت (اپو چونی) بطور یادگار موجود ہے۔

چوبیس اگست کی شام حضرت اپو چو فقیر کی طبیعت اچانک ناساز ہوگئی۔ اور لاکھوں دلوں کو روحانی، اخلاقی فیض سے سیراب کر کے حضرت اپو چو فقیر ستائیس رمضان المبارک ۱۱۸۶ھ بمطابق چوبیس اگست ۱۷۶۵ء بروز جمعہ اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔

وصال کے وقت آپ کی عمر مبارک تریسٹھ برس تھی۔ آپؒ کی تدفین ہسپتال ایریا میں ہوئی لیکن یہ جگہ سیلاب اور غیر محفوظ ہونے کی بناء پر دوسال بعد آپؒ کے جسدِ خاکی کو نکال کر آستانہ کے مقام پر منتقل کر دیا گیا۔ جہاں آج بھی آپ کا مزار ہر خاص و عام کے لیے زیارت گاہ ہے۔

۲۰۰۱ء میں جناب ڈاکٹر غلام نبی ناز اور محمد علی شجاع کی خاص کاوشوں اور اس عظیم صوفی بزرگ سے بڑی عقیدت کی بناء پر بنام اپو چو فقیر میموریل لائبریری کا قیام عمل میں لایا گیا۔ الحمد اللہ آج لائبریری ہذا میں سیکڑوں رسائل جرائد، اخبارات، اسلامی سائنسی کتب اور دیگر نایاب کتابیں موجود ہیں۔ اور ہزاروں قارئین مستفید ہو رہے ہیں۔ تمام احباب کا تعاون قابل تحسین اور قابل ستائش ہے۔ البتہ مزید تعاون کی اشد ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن وسنت اور بزرگان دین کے فرمودات اور تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

❁☆✿☆❁

بقیہ: صبر و استقلال

جنت کا خزانہ: ارشاد ربانی ہے:

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ۔ (آل عمران 3-142)

کیا تمہارا خیال ہے کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے جب کہ اللہ نے ابھی جانچ نہیں لیا تم میں سے جنہوں نے جہاد کیا اور نہیں جانچا صبر کرنے والوں کو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الصبر کنز من کنوز الجنة.

صبر جنت کا ایک خزانہ ہے۔

دوسری طرف صبر کے بارے میں فرمایا اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ہمیں چاہیے کہ ہم ہر مصیبت میں صبر و استقامت کا مظاہرہ کر کے حقیقی مومن اور صوفی ہونے کا ثبوت دیں۔

❁☆✿☆❁

تصوف

یقین، قلب، نفس

محمد ناظم نوربخش

دل و نفس کی کشمکش:

خود کو ملامت کرنے کے لئے عزلت اختیار کرتا۔ اپنے نفس کو وہاں کونے میں بند کرتا۔ رنجیدہ سینے پر ندامت کے مکے رسید کرتا ہر وقت دیوار غم پر سر حسرت دے مارتا اور حق سبحانہ وتعالیٰ کی درگاہ میں یہ راز و نیاز پیش کرتا۔

چیست که هیچ سوی ما،خود نظری نمی کنی
حال دل شکسته راه به بستری نمی کنی
دل ببری و تن زنی رو که تو نیز چون فلک
درحق کس عنایتی، بی جگری نمی کنی

یعنی یہ کیا ہے؟ ہماری طرف نظر نہیں فرماتے اور ہم جیسے شکستہ دل کے حال پر مرہم نہیں رکھتے۔ دل لیکر خاموش ہوگیا ہے تم بھی فلک کی مانند چلتے ہو کسی بے جگر کے حق میں عنایت سے پیش نہیں آتے۔ پھر میں یہ مناجات پڑھ لیتا۔ الٰہی! تجھ سے بیگانہ رہنے پر مجھے معاف فرما! تیری وفاداری کا واسطہ ہماری جفا کو نظر انداز فرما: الٰہی! اگر اس ضعیف کے پیدا کرنے کا مقصد آگ ہے تو یہ بھی مجھے قبول ہے لیکن مجھ میں بار فراق اور درد گناہ اٹھانے کی طاقت نہیں ہے: الٰہی! تیری طاعت کرتے ہوئے دوزخ کی مشقت کو عزیز رکھتا ہوں لیکن راہ معصیت کے ساتھ حسین حوروں کو بھی نہیں چاہتا! الٰہی! میں تیرا بندہ ہوں اپنی بندگی کی طرف مجھ راستہ دے! اور میرے اسرار کو پوشیدہ رکھ۔ الٰہی! مجھے خود سے دور نہ فرما اور بندے کے ساتھ حد سے جور نہ فرما:

آه از غم و آه از غم وآه از غم تو
رخسارهٔ لعل من چو کاه از غم تو

یعنی تیرے غم، تیرے درد، تیرے شوق اور تیری آرزو میں میرا لعل کی مانند دمکتا ہوا تر و تازہ رخسار خشک گھاس کی طرح زرد ہو گیا ہے۔ ہاں! یہ ضعیف ماضی میں یہ کہا کرتا تھا آج بھی جس حال میں ہوں، میں کہا کرتا ہوں۔

درد عشق تو ام چوپای در سنگ آید
صحرای جهان بر دل من تنگ آمد
در دوزخ اگر وصل تو درچنگ آید
مارا زهمه بهشتیان ننگ آمد

یعنی ہم تیرے عشق میں پابند ہو گئے ہیں اس لیے صحرا کی وسعتیں ہمارے لئے تنگ ہو جاتی ہیں اگر دوزخ میں ہمیں تیرا وصال حاصل ہوا تو یہ ہمارے لئے تمام اہل بہشت پر فخر و ناز کی بات ہو گی۔

جب دوسری بار نور کا پرتو اپنے چہرے پر پردہ کھینچ لیتا تو وجود انسانی کی رندان خرابات خود کو ظلمات نفسانی کے پس پردہ پالیتے پھر جام معصیت کے منہ کھول دیتے۔ دوبارہ بد معاشی اور مفلسی میں پاؤں رکھ لیتے اور چالبازی، کمینگی اور لاپرواہی میں ہاتھ دھو لیتے۔ اس وقت وقت کا تقاضا یہ تھا کہ جو میں کہتا ۔

ای دل سخت جان من بار دگرچه می کنی
راه خطا چه می روی کار خطر چه میکنی
راه دراز در رهت باد یه است پرٌ خطر
زادِ ره از چه ساختی ساز سفر چه میکنی
عشق بتان نه کار تست از پیِ آن چه میروی
کارِ مرا چو زلف خود زیر و زبر چه میکنی

یعنی اے میرے سخت جان دل! تم پھر کیا کرو گے خطرناک راستے پر کیسے چلو گے اور خطرناک کام کیسے کرو گے؟

تجھے پُرخطر اور لمبی راہ درپیش ہے تم نے کونسی زادِ راہ تیار کی ہے اور سفر کا کیا سامان بنایا ہے؟

عشق تیرا کام نہیں پھر تم کس کے پیچھے پڑے ہوئے ہو میرے معاملات کو اپنے زلف پریشان کی طرح کیوں درہم برہم کیے ہوئے ہو۔

یعنی ہم تیرے عشق میں پابند ہو گئے ہیں اس لئے صحرا کی وسعتیں ہمارے لئے تنگ بن جاتی ہیں اگر دوزخ میں ہمیں تیرا وصال حاصل ہوا تو یہ ہمارے لئے تمام اہل بہشت پر فخر وناز کی بات ہوگی۔

جب دوسری بار نور کا پرتو اپنے چہرے پر پردہ کھینچ لیتا تو وجود انسانی کے رندانِ خرابات خود کو ظلمات نفسانی کے پس پردہ پا لیتے پھر جام معصیت کے منہ کھول دیتے۔ دوبارہ بدمعاشی اور مفلسی میں پاؤں رکھ لیتے اور چالبازی، کمینگی اور لاپرواہی میں ہاتھ دھو لیتے۔ اس وقت وقت کا تقاضا یہ تھا کہ جو میں کہتا:

ای دل سخت جان من بار دگر چه می کنی
راهِ خطا چه می روی کار خطر چه میکنی
راه دراز در رهت باد یه است پُرخطر
زاد ره از چه ساختی ساز سفر چه میکنی
عشق بتان نه کار تست از پئ آن چه میروی
کار مرا چو زلف خود زیر و زبر چه میکنی

یعنی اے میرے سخت جان دل! تم پھر کیا کرو گے خطرناک راستے پر کیسے چلو گے اور خطرناک کام کیسے کرو گے؟

تجھے پُرخطر اور لمبی راہ درپیش ہے تم نے کونسی زادِ راہ تیار کی ہے اور سفر کا کیا سامان بنایا ہے؟

عشق تیرا کام نہیں پھر تم کس کے پیچھے پڑے ہوئے ہو میرے معاملات کو اپنے زلف پریشان کی طرح کیوں درہم برہم کرتے ہو؟

ولان الروح القدسیة دشتفی التراب چونکہ پاکیزہ روح نفسانی کدورتوں سے غبار آلود ہوتی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قد افلح من زکّھا وقد خاب من دسّاھا۔

جس نے نفس کو کدورتوں سے پاک رکھا یقیناً اس نے نجات پائی اور جس نے اسے آلودہ رکھا نقصان اٹھایا۔ اور آلودگی خاکی صفت ہے۔ جو لذیذ کھانوں کے کھانے سے پیدا ہوتی ہے۔ اور پانی مٹی اور کیچڑ (کی آلودگیوں) کو دور کرنے کیلئے پیدا کیا گیا ہے۔ اور جب طہارت کبریٰ اور صغریٰ کے حصول کیلئے پانی استعمال کیا جاتا ہے۔ تو یہ پاکیزہ روح کے چہرے پر لگی ہوئی دھول دھونس کو صاف کرتا ہے۔ اور اس سے بوجھل پن کم ہوتا ہے۔ جب بندہ طہارت پر پابندی کرتا ہے اس کے دل میں انوار روحانی جگمگا اٹھتے ہیں یہ انوار اس کے آئینہ دل میں منعکس ہونے لگتے ہیں تو پھر وہ خیال کے آئینہ میں (اللہ تعالیٰ کی ذات) کا مشاہدہ کرنے لگتا ہے۔ اور وہ بصیرت کی آنکھوں سے حقائق اشیاء کا معائنہ کرتا ہے۔

(شرط زبان پر اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر جاری ساری رکھنا ہے۔) اللہ تعالیٰ کا حضور قلب کے ساتھ زبانی ذکر کرتے رہنا وہ بھی سخت قوت کے ساتھ اس طرح کہ آواز اونچی نہ ہو اس کا اثر جسم کی رگوں اور شریانوں تک پھیل جائے۔ کیونکہ شیطان اللہ تعالیٰ کے ذکر کرنے سے چھپ جاتا ہے۔ وافضل الذکر لا الہ الا اللہ۔ یعنی بہترین ذکر لا الہ الا اللہ کا پڑھنا ہے۔ کیونکہ نفس دل پر ہمیشہ غالب رہتا ہے اور وہ اسی طرح ہمیشہ رہنا چاہتا ہے اس کی فوج ہوا، شہوات اور شیطان ہے اور جب بندہ لا الہ الا اللہ کا ورد کرتا ہے جو کہ نفی اور اثبات دونوں پر مشتمل ہے نفی میں سارے معبودان باطلہ کی نفی کا ارادہ کرنا ہوتا ہے جو نفس، ہوا، شہوت اور شیطان کی بنیاد پر ربوبیت کا دعویٰ کرتے ہیں۔

قال اللہ تعالیٰ: افرایت من اتخذ الٰھہ ھواہ. چنانچہ باری تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کیا تم نے اس کو دیکھا ہے جو اپنی خواہشات کو معبود بنا رکھتا ہے۔ وقال اللہ تعالیٰ: ان النفس لامارۃ بالسوء. اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بے شک نفس برائی کا حکم دینے والا ہے۔ وقال اللہ تعالیٰ: ان الشیطان لکم عدوّ فا تخذوہ عدوا انما یدعو حزبہٗ لیکونوا من اصحاب السعیر. اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یقیناً شیطان تمہارا دشمن ہے تم بھی اسے دشمن سمجھو سوائے اس کے نہیں کہ وہ

اپنی جماعت کو بلاتا ہے تاکہ انہیں جہنم میں پہنچا دیں ۔اور بندے کی نفی لا الہٰ کے ذکر کے ساتھ ان تمام دشمنوں کی نفی کرتا ہے ۔اور ذکر کرنے والے بندے کے اثبات میں شہنشاہ حقیقی کا اثبات کرتا ہے اس کی فوج قلب، علم، قرآن، سنت اور الہام ہے۔ جب حقیقی بادشاہ اور اس کی فوج دل پر ظاہر ہوگئی تو دل طبعی ظلمت و جہالت کے کنویں سے نکل کر قربت حق کی فضاؤں میں پرواز کرنے لگتا ہے ۔ فیدی مالا عین رائت ولا اذن سمعت پس وہ ایسی چیزوں کو دیکھنے لگتا ہے جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے اور اس کے دل میں ہر وہ چیز آنے لگتی ہے جنہیں بحر طبیعت میں غوطہ کھانے والوں نے دیکھا مگر پرواز سے کنارہ (چھٹکارا) مل جاتا ہے۔ دل قرآن مجید کی رسی اور ذکر کے دامن سے تھام لیتا ہے۔ فقال اللہ تعالیٰ: واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعا ای بالقرآن والسنۃ. اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم سب کے سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو یعنی اس سے مراد قرآن اور سنت ہے۔ قال اللہ تعالیٰ: ومن یعتصم باللّٰہ فقد ھدی الی صراط مستقیم. اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے اللہ کے ساتھ چنگل لگایا یقیناً اس نے سیدھے رستے کی ہدایت پائی ۔قال لرسولہ و انک لتھدی الی صراط مستقیم. اللہ تعالیٰ اپنے رسولؐ سے خطاب کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ بیشک تو لوگوں کو سیدھے رستے کی ہدایت کرتا ہے۔ یقیناً ذکر خود اللہ تعالیٰ کی طرف عروج کرتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ: الیہ یصعد کلم الطیب والعمل الصالح یرفعہٗ . اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پاک کلمہ (ذکر) اللہ کی طرف چڑھ جاتا ہے اور اچھے اعمال بندے کو آسمان کی طرف بلند کرتے ہیں۔

جو شخص قرآن و سنت کو مضبوطی سے پکڑے تو دوری کی ذلت سے نکل کر قربت کی بلندیوں سے مشرف ہو جاتا ہے اور مناجات کی قبولیت کا مستحق ٹھہر جاتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ: واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اُجیب دعوۃ الداع اذا دعا ن. اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ اور جب میرے بندے مجھ سے سوال کرتے ہیں تو یقیناً میں ان کے قریب ہوں اور میں پکارنے والے کی پکار کو قبول کرتا ہوں۔ قال اللہ تعالیٰ: فاذکرونی اذکرکم . تم میری یاد کرو تو میں تمہیں یاد کروں گا۔ وقال اللہ تعالیٰ: اذکروا اللّٰہ ذکرا کثیرا وسبحوہُ بکرۃ و اصیلا . اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرو اور صبح وشام اس کی تسبیح بیان کیا کرو۔ کیونکہ ذکر نور ہے۔ جب دل پر ذکر کا غلبہ ہو جائے تو اس کا دل اور اس کی آنکھیں اتنی منور ہو جاتی ہیں تو اندھیرے میں وہ سب کچھ نظر آنے لگتے ہیں جنہیں اس سے پہلے دیکھ نہیں پا سکے تھے اور جب اسے سکرات الموت کی نوبت آجائے تو وہ پیش آنے والے حالات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے۔

قال اللہ تعالیٰ: فکشفنا عنک غطائک فبصرک الیوم الحدید. اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جب پس ہم نے تجھ سے تیرے پردوں کو اٹھالیا ہے اور آج تیری آنکھیں بہت مضبوط ہیں جب بندہ خدا کی یاد میں ہمیشہ پابندی کرتا ہے تو وہ ولی اللہ بن جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کا (ولی) چاہنے والا بن جاتا ہے پھر اسے ظلمت کے گڑھوں سے نکال کر ہدایت کے نور کی طرف لے آتا ہے ۔اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق کہ: اللّٰہ ولی الذین امنوا یخرجھم من الظلمت الی النور. اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کا والی ہے وہ ان کو اندھیروں سے نور کی طرف نکال لیتا ہے۔ وقال اللہ تعالیٰ: افمن شرح اللّٰہ صدرہٗ للاسلام فھو علی نور من ربہ فویل للقاسیۃ قلوبھم من ذکر اللّٰہ . ایسا ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے اسکا سینہ اسلام کے لیے کشادہ نہیں کیا یہی وجہ ہے وہ اپنے رب کے نور پر ثابت ہے پس افسوس ان سنگ دلوں کے لیے جو اللہ کی یاد سے نرم نہیں ہوتے اس میں اشارہ اس طرف ہے کہ بندے اپنے رب کی یاد میں انہماک کی صورت پیدا کرے کیونکہ توجہ دل کے بغیر کرنے والا ذکر دل کو نرم ہونے نہیں دیتا جس ذکر سے دل موم نہ ہو اس کا شمار پتھروں میں ہوتا ہے۔

قال اللہ تعالیٰ: ثم قست قلوبکم من بعد ذالک فھی کالحجارۃ او اشد قسوۃ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر تمہارا دل سخت ہوگیا اس کے بعد گویا کہ وہ پتھر کی مانند ہوگیا یا اس سے بھی

سخت۔ پھر جب سختی کا حامل ہے تو وہ کسی سخت چیز یا کسی مضبوط طریقے سے بغیر توڑ نہیں سکتے۔ اور دل سخت ہونے کا بنیادی سبب تو صرف نفسی ذکر ہے اور ساتھ ہی اس کا توڑ حدید ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ذکر اور حدید کو ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ: وانزلنا الحدید فیه بئس شدید و منافع للناس. ہم نے لوہے کو پیدا کیا ہے جس میں سختی بھی ہے اور لوگوں کیلئے فائدہ بھی۔ پھر فرماتا ہے کہ: نحن نزلنا ذکر و انا له لحافظون . ہم نے ذکر (قرآن) کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اس قربت مناسبت سے جب ذکر قلب کے انہماک کے ساتھ جاری رہتا ہے تو اس کے نتیجے میں دل میں ایسی آگ لگ جاتی ہے جو حجاب کے تمام خاشاک کو جلا دیتی ہے اور بندے کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلند کرتی ہے۔ بمصداق اس آیت کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: الیه یصعد الکلم الطیب پاک کلمہ اس کو آسمان کی طرف بلند کرتا ہے۔ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: ان للّٰه تعالیٰ سبعین الف حجاب من نور و ظلمة ولو کشفها لا حرقت سبحات انوار وجهه الی تحت الثری. یقیناً اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے لیے نور اور ظلمت کے ستر ہزار حجاب پائے جاتے ہیں اگر انہیں ہٹائے گئے تو اس کے نور سے تحت ثریٰ تک آگ لگ جائے۔

خدا کے مقدروں پر خوش رہنا:

اس باب میں رضا اور توکل کی باتیں شامل ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ: اذقال له ربهٗ اسلم قال اسلمت. جب ان سے رب تعالیٰ نے فرمایا سر تسلیم خم کرو تو جواب ملا میں نے (رب العالمین کے سامنے) سر تسلیم خم کر دیا۔ اور صحابہ کرام کی مدح میں ارشاد فرمایا گیا: ومازاد هم الاایمان وتسلیما . ان کے ایمان اور تسلیم کو سوا کوئی دوسری چیز کو نہیں بڑھایا۔ پھر یوں ارشاد ہوتا ہے کہ: ومن تسلم وجهه الی الله وهو محسن فقد استمسک بالعروة الوثقیٰ اور جو شخص اپنے چہرے کو خدا کی طرف سونپ دے تو وہ نیکی کرنے والا ہے بلا شبہ اس نے اللہ کے مضبوط رسی کو تھام لیا۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی ہے کہ: ومن احسن دینا فمن اسلم وهو محسن. جس نے دین کو اچھا کیا پس اس نے تو تسلیم کر لیا وہ تو نیکو کار رہے۔

تسلیم کو عائد کرنے والی چیزوں میں سے ایک اللہ کی قضا و قدر پر خوش رہنا ہے کہ امیری ہو یا فقیری، خوف ہو یا رجا، قبض ہو یا بسط، انس ہو یا ہیبت، معرفت ہو یا محبت، محویت یا اثبات، حضوری ہو یا موت، مشہود ہو یا شہادت، قرب ہو یا بعد، نزدیک کرنے والی ہو یا دوری، صحو ہو یا سکر، اثر ختم کرنے والی ہو یا اثر والی، آرام ہو یا تھکاوٹ، مجاہدہ ہو یا مشاہدہ، جمود ہو یا رواں، مکان میں ہو یا غاروں میں جس کے در و دیواروں پر مکڑی کے جالے بنے ہوں، خوابگاہ میں ہو یا بیٹھک میں، مناجات کر رہے ہوں یا خدمت، مکاشفہ کی حالت میں ہو یا ہمکلامی کی کیفیت میں (ہر ہر حالت میں خوش رہنا ہے۔) جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ: حدثنی قلبی عن ربی یعنی میرے دل نے رب سے کلام کیا۔

اور تجلی کی حالت میں جو کہ علوم ربیہ اور تجلیات الٰہیہ سے معتون ہے اور خلوت میں ہو یا عبادت میں، خوف آخرت میں ہو یا سابقہ کے عنایات ازلی میں ہو یا ابدی کفایت کی صورت میں، قلب غیبی کے ظہور سے وابستہ ہو کر مقدم الغیب کہلاتا ہے۔ میزان الغیب کی حالت میں ہوں شمس الفنان کی روشنی میں ہو یا شمس العرفان کی غیبی آفتاب کے ظہور میں ہوں تو مقدم الغیب، ستہ الغیب اور میزان الغیب کی حالت کہلاتی ہے۔

شمس الایمان، شمس الروح الروحانے جو نفس ناطقہ، دلپذیر قلب کہلاتے ہیں جن سے صفات لطفیہ و جمالیہ اور عظمت احدیت کا ظہور ہوتا ہے قہر، غلبہ، عزت اور کمال ہوتا ہے۔ ان حالات میں زلزلہ آنے اور دکدکہ (یعنی پہاڑوں کا گر کر ہموار ہونے) میں التباس واقع ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے کلام سے اس بات کی طرف ارشاد ہوتا ہے: فلما تجلی ربه للجبل جعله دکا و خر موسیٰ صعقا. جس وقت اس کے رب نے پہاڑ پر تجلی کی تو وہ ٹوٹ کر ہموار ہو گیا اور

باقی صفحہ نمبر 9 پر

فقہ

علم فقہ کا مختصر تعارف

مولانا نثار علی کوروق، کراچی

فقہ کا لغوی تعریف:

فقہ کے لغوی معنی علم فہم اور سمجھ کے ہیں۔ کلام ربانی میں بھی لفظ فقہ متعدد مقامات پر انہی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ مثلاً وَاِنْ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ. اور تمام چیزیں ایک تسبیح بیان کرتی ہیں لیکن تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے۔ دوسری جگہ ارشاد ہے: فَمَالِ هٰۤؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا یَكَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ حَدِیْثًا. (النساء:۷۸) اس قوم کو کیا ہو گیا کہ یہ بات سمجھتی نہیں ہے۔

فقہ کی اصطلاحی تعریف:

فقہا کی اصطلاح میں فقہ سے مراد فروعی احکام شرعیہ کا علم ہے۔ جو تفصیلی دلائل سے حاصل ہو۔

احکام شرعیہ:

احکام شرعیہ سے مراد درج ذیل پانچ قسم کے احکام ہیں:

۱۔فرائض (واجبات) ۲۔مندوب یعنی مستحب

۳۔مباح ۴۔مکروہ ۵۔حرام

ہر ایک عاقل و بالغ انسان جو بھی عمل کرتا ہے مندرجہ بالا پانچ اقسام میں سے کسی ایک میں لازماً داخل ہوگا۔

تفصیلی دلائل:

تفصیلی دلائل سے مراد کتاب وسنت ہے یعنی حلال و حرام کا علم حاصل ہوتا ہے۔

تشریح بالا سے علم فقہ کی مکمل اور واضح تعریف یوں معلوم ہوتی ہے کہ فقہ وہ علم ہے کہ جس کے ذریعے عاقل بالغ انسانوں کے افعال و احوال کے بارے میں واجب، مستحب، مباح، مکروہ یا حرام ہونے کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ کے احکام معلوم ہوں اور یہ احکام شرعیہ کتاب وسنت سے اخذ کیے گیے ہوں۔ مثلاً وجوب کی مثال: وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ. (بقرہ:۴۳) نماز قائم کرو اور زکوۃ دیتے رہو۔ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا. (بقرہ:۲۷۸) اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال قرار دیا ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔ چنانچہ حلت و حرمت اور فرضیت کے معلوم کو علم فقہ کہلاتا ہے۔

علم فقہ کا موضوع:

کسی بھی علم کا ایک خاص موضوع ہوتا ہے چنانچہ علم فقہ کا موضوع مکلف الشرع یعنی عاقل و بالغ انسانوں کے وہ افعال ہیں جن کی شرعی حیثیت کے متعلق فقہ میں بحث کی جاتی ہے۔ مثلاً عقائد، عبادات، معاملات، قصاص وحدود وغیرہ۔

علم فقہ کی غرض وغایت:

علم فقہ کی غرض وغایت احکام الٰہی سے خوب واقف ہو کر اوامر الٰہی کی پابندی و پاسداری کرنا اور نواہی سے اجتناب کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا اور سعادت دارین حاصل کرنا ہے۔

فقہ کے ہم معنی الفاظ:

علم فقہ کے لیے قانون الٰہی، شرع اسلام، شرعی احکام جیسے الفاظ بھی استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن علما کے ہاں زیادہ تر لفظ فقہ ہی بولا جاتا ہے۔

تقسیم فقہ:

علم فقہ کی گزشتہ تعریفات سے معلوم ہوا کہ علم فقہ کا اطلاق دینی اور دنیاوی قسم کے امور پر ہوتا ہے۔ چنانچہ فقہا نے مسائل فقہ کو کل سات اقسام میں تقسیم کیا ہے۔ ۱) عبادات ۲) عقوبات ۳) مناکحات ۴) معاملات ۵) مخاصمات ۶) سیئر ۷) احکام سلطانیہ

عبادات:

اس میں اعمال و عبادات اور ریاضات وغیرہ سے متعلق بحث ہوتی ہے۔ مثلاً نماز، روزہ، زکوۃ، حج وغیرہ۔

عقوبات:

عقوبات میں قتل، زنا، جھوٹی تہمت لگانا، شراب نوشی، چوری وغیرہ کے جرائم کی سزاؤں، حدود وقصاص اور تعزیرات وغیرہ کے احکام بیان کیے جاتے ہیں۔

مناکحات:

اس میں نکاح وطلاق، نسب وعدت، نان ونفقہ، پرورش اولاد اور وراثت وغیرہ کے احکام ومسائل بیان ہوتے ہیں۔

معاملات:

اس میں خرید وفروخت، عاریت، امانت، مہر ودیگر مالیاتی ضوابط کے بارے میں بحث ہوتی ہے۔

مخاصمات:

اس سے مراد عدالتی امور ہیں مثلاً شہادت، دعویٰ، قانون مرافعہ اور اصول محاکمہ وغیرہ۔

سیئر:

یہ لفظ سیرت کی جمع ہے اس سے مراد سیرت النبیؐ ہے۔ اس میں جہاد کے احکام اور مال غنیمت، امان، ذمیوں کے ساتھ سلوک وغیرہ کے مسائل ہیں۔ عصر جدید میں ان احکام کو قوانین خارجہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

احکام سلطانیہ:

اس میں امور خلافت وامارات، وزارت، عسکری امور، ٹیکس، مثلاً جزیہ خراج وغیرہ سے متعلق حکامات وضع ہوتے ہیں۔

اسلامی فقہ کی آفاقی حیثیت:

اسلامی قانون (علم فقہ) اور دیگر قوانین ادیان کے درمیان ایک بہت بڑا واضح فرق ہے وہ یہ ہے کہ صرف اسلامی قانون کسی انسان کی ذہنی اختراع ہوتا ہے اور ایک انسان دوسرے انسان کے بنائے ہوئے قوانین کو قبول بھی کرسکتا ہے اور رد بھی کرسکتا ہے۔ کیونکہ کسی انسان کے بنائے ہوئے قوانین میں پسند ناپسند کی بنیاد پر ترمیم و تنسیخ ہوتی رہتی ہے۔ جبکہ اسلامی قانون چند افراد کی دماغی یا ذہنی فکر و کاوش اور اختراع کا نتیجہ نہیں ہوتا بلکہ اسلامی قانون کی محور واساس اللہ تعالیٰ کے احکام ہیں۔ یہ شریعت الٰہی ہے۔ چنانچہ انسان دنیا کے جس کونے میں مقیم ہو اسلامی قانون پر عمل کرنا ممکن ہے۔ الغرض اسلامی قانون ساز اور شارع حقیقی خود خدا کی ذات ہونا ثابت ہوا ہے۔ اور اس ذات پاک نے شریعت اسلامیہ (علم فقہ) کی شکل میں دین و دنیا دونوں کے احکام نازل فرمائے۔

علم فقہ کی ضرورت واہمیت:

ماہرین معاشرتی علم اس بات پر متفق ہیں کہ انسان (مدنی الطبع ہے) اس بنا پر انسان کو اجتماعی اور باہمی اشتراک وتعاون کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اور بسا اوقات مفادات کے ٹکراؤ کی وجہ سے اختلاف رونما ہوتے ہیں۔ ان اختلافات کو دور کرنے، معاشرے کے تمام افراد کے حقوق کا تحفظ کرنے ایک دوسرے پر ظلم وتعدی روکنے اور عدل وانصاف قائم کرنے کے لیے یقیناً قوانین کی ضرورت پیش آتی ہے۔

درسگاہ

مکتب تقویت الاسلام صوفیہ نوربخشیہ

مولوی محمد شفیع مطہری، پرنسپل

مکتب تقویت الاسلام صوفیہ نوربخشیہ تھپلو کرامنگ اس وقت پوری قوت کے ساتھ جہالت کے خلاف علم کے فروغ کے لیے سرگرم عمل ہے۔ قدیم وجدید تعلیم کے ساتھ ساتھ اخلاقی تعلیم وتربیت کا بھی باقاعدہ درس ہوتا ہے۔

مکتب تقویت الاسلام کے خصوصیات:

(۱) نصابی سرگرمیاں: مکتب ہذا میں ناظرہ قرآن، قاعدہ نوربخشی، دعوات صوفیہ، الفقہ الاحوط، اصول اعتقادیہ اور ترجمہ قرآن پڑھایا جاتا ہے۔

(۲) درس اخلاق: روزانہ دس منٹ درس اخلاق کے موضوع پر لیکچر دیا جاتا ہے۔ مثلاً سچائی کے فائدے، والدین کا احترام اور استاد کا مقام وغیرہ۔

(۳) خصوصی لیکچر: ہفتہ میں کم از کم ایک بار خصوصی لیکچر ہوتا ہے جس میں علماء دین، اہل علم، ماہرین تعلیم، دانشور اور شعراء کرام کو مدعو کیا جاتا ہے۔

(۴) اسلامی تقریبات: اہم اسلامی تہواروں کے مواقع پر خصوصی تقریب کا اہتمام ہوتا ہے۔ مثلاً عید میلاد النبیﷺ، جشن غدیر اور ولادت امام حسینؑ وغیرہ۔

(۵) قومی تقریبات: مکتب ہذا میں 14 اگست، 6 ستمبر، 23 مارچ اور دیگر مواقع پر تقریبات کا اہتمام بھی ہوتا ہے۔

(۶) بزم تصوف: ہفتے میں ہر جمعرات کو طلباء کے اندر تخلیقی صلاحیت پیدا کرنے اور روحانی تربیت کے پانی سے سیراب کرنے کے لئے ائمہ اطہار، بزرگان دین اور پیران طریقت کے سیرت وکردار وتعلیمات کے مختلف موضوعات پر تقریری اور مذاکراتی مقابلے ہوتے ہیں۔

(۷) یوم والدین: سال میں ایک دفعہ یوم والدین کے نام ایک پر ہجوم جلسہ ہوتا ہے۔ جس میں تمام والدین کو مدعو کیا جاتا ہے اور والدین سے تاثرات لیے جاتے ہیں اور بچوں کی بھرپور حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔

(۸) کوئز مقابلہ: طلباء کے مابین روزانہ مختلف موضوعات پر کوئز مقابلے ہوتے ہیں جس میں طلباء خود سوالات کی تیاری کر کے آتے ہیں اور ایک دوسرے گروپ سے پوچھتے ہیں۔

(۹) بزم نوربخش: بزم نوربخش کے نام سے خصوصی محفل سجائی جاتی ہے اس میں پرنسپل صاحب نوربخش کی تعلیمات سے بچوں کو آگاہ کرنے کے ساتھ سوال وجواب کرتے ہیں۔

(۱۰) بزم شاہ ہمدان: اس بزم میں طلباء کو شاہ ہمدان کے سوانح حیات، آپ کی کرامات، کشمیر سے سیاچن تک کے خانقاہی نظام کی حقیقت اور آپ کی تصانیف پر کسی عالم دین یا کسی سکالر کو مدعو کر کے لیکچر دیا جاتا ہے۔

تمام پیروکاران نوربخشیہ سے اپیل ہے کہ اس مثالی درسگاہ کو کامیاب بنانے میں دل کھول کر تعاون فرمائیں بچے ہر وقت آپ سب کے حق میں آمین کی گونج میں دعا کرتے رہیں گے۔

❁☆❁☆❁

عملیات

فضائل صدقات و خیرات

حاجی غلام حسین سرمیکی

دینی زندگی میں صدقہ وخیرات کی جو اہمیت ہے، اس سے صرف نظر نہیں کیا جا سکتا۔ صدقہ کا لغوی معنی خیرات ہے۔ اس سے مراد وہ مال ہے، جو اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے غریب لوگوں کو دیا جائے، امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں: "صدقہ وہ مال ہے جس کا ادا کرنا واجب نہ ہو بلکہ خیرات دینے والا اس سے اصلاح وتقویٰ کا قصد کرے۔" مذکورہ بالا معانی سے صدقہ کا مفہوم یہ ہوا کہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد مال و دولت کو مستحقین کے درمیان اس طرح خرچ کیا جائے کہ ان کا معاشی تعطل ختم ہو، ان کی تخلیقی جدوجہد بحال ہو اور وہ معاشرے کی ترقی میں مطلوبہ کردار بحسن وخوبی سرانجام دے سکیں۔ اسلام میں انفاق پر بہت زور دیا گیا ہے۔ قرآن حکیم میں متعدد مقامات پر اللہ رب العزت نے انفاق فی سبیل اللہ کا حکم فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ "کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دے پھر وہ اس کے لیے اسے کئی گنا بڑھا دے گا، اور اللہ ہی (تمہارے رزق میں) تنگی اور کشادگی کرتا ہے اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔" دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے: "بے شک مسلمان مرد، عورت اور مومن مرد اور مومن عورتیں، فرمانبردار مرد اور عورتیں، صدق والے مرد اور صدق والی عورتیں، صبر والے مرد اور صبر والی عورتیں، عاجزی والے مرد اور عاجزی والی عورتیں، صدقہ وخیرات کرنے والے مرد اور صدقہ وخیرات کرنے والی عورتیں، روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں، اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والی عورتیں، کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والی عورتیں، اللہ نے ان سب کے لیے بخشش اور عظیم اجر تیار فرما رکھا ہے۔" ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اے ایمان والو! جو کچھ ہم نے تمہیں عطا کیا ہے، اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو۔" سورۃ البقرہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اے ایمان والو ان پاکیزہ کمائیوں میں سے اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا ہے (اللہ کی راہ میں) خرچ کیا کرو۔"

متعدد احادیث نبوی ﷺ میں صدقہ وخیرات کی فضیلت واہمیت بیان ہوئی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ہر مسلمان کو اس عمل خیر کی تاکید فرمائی ہے۔

حضرت ابو بردہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "ہر مسلمان پر صدقہ ہے۔ آپ سے پوچھا گیا (ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے) جو صدقہ کو نہ پا سکے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے ہاتھوں سے کمائے اور اپنے آپ کو نفع پہنچائے اور صدقہ کرے۔ عرض کیا گیا: اگر یہ بھی نہ کر سکے۔ فرمایا: کسی مجبور اور پریشان آدمی کی مدد کرے۔ پوچھا گیا: اگر یہ بھی نہ کر سکے، فرمایا: نیکی کا حکم دے۔ کہا گیا اگر یہ بھی نہ کر سکے، فرمایا: برائی سے باز رہے یہ بھی صدقہ ہے"۔

حضرت میمونہ بنت سعدؓ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ہمیں صدقہ کے متعلق بتائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ثواب کی نیت سے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے صدقہ کرتا ہے، اس کے لیے یہ آگ سے ڈھال ہے"۔

حضرت ابو امامہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "اے ابن آدم! تیرے لئے ضرورت سے زائد چیز کا خرچ کرنا بہتر ہے اور (ضرورت سے زائد اپنے پاس) روکے رکھنا تیرے لئے برا ہے، اور بقدر ضرورت (اپنے پاس) رکھنے پر تجھے کچھ ملامت

نہیں اور پہلے ان پر خرچ کرو جو تمہارے زیر کفالت ہیں، اور اُوپر کا ہاتھ (یعنی دینے والا ہاتھ) نیچے کے ہاتھ (یعنی لینے والے ہاتھ) سے بہتر ہے۔"

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ان دو شخصوں کی طرح ہے، جن پر لوہے کی دو زرہیں ہوں، جب صدقہ دینے والا صدقہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے، تو زرہ کشادہ ہو جاتی ہے، حتیٰ کہ اس کے نشان مٹا دیتی ہے اور جب بخیل صدقہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ زرہ اس پر تنگ ہو جاتی ہے، اس کے ہاتھ اس کے گلے میں پھنس جاتے ہیں اور ہر حلقہ دوسرے میں گھس جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا بخیل اسے کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر وہ کشادہ نہیں ہوتی"۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: "تم خرچ کرو، میں تم پر خرچ کروں گا، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے، رات دن کے خرچ سے اس میں کوئی کمی نہیں ہوتی، بھلا بتلاؤ تو سہی جب سے اس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا ہے، کس قدر خرچ کر چکا ہے، (اس کا عرش پانی پر ہے اور اس کے دوسرے ہاتھ میں صفت قبض ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے بلند کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے پست کر دیتا ہے"۔

انفاق فی سبیل اللہ اُصول نصاب اور حد کی تعینات کے ذیل میں نہیں آتا۔ اس کے لیے نہ کم سے کم نصاب متعین ہے اور نہ زیادہ سے زیادہ حد، کیوں کہ یہ "انفاق" احسان ہے، "احسان" ایسا فعل ہے جو حدود وقیود سے بلند و بالا ہے، احسان میں چوں کہ محسن کے پیش نظر اپنی ذات اور مادی منفعت نہیں ہوتی، اس لئے اس کا کوئی "نصاب" نہیں مقرر۔ مزید برآں احسان میں چوں کہ دوسرے شخص کے استحقاق کا قانونی تعین نہیں ہوتا اس لئے اس پر کوئی حد نہیں ہوتی۔ انفاق جو فعل احسان کی عملی صورت ہے، رضائے الٰہی کے نصب العین کی خاطر ہر ایک پر لازم ہے، خواہ غریب ہو یا امیر، صاحب نصاب ہو یا غیر صاحب نصاب، تھوڑا دے سکے یا زیادہ، جو کچھ بھی اُسے میسر ہو، اسی میں حسب استطاعت اِنفاق کرنا "احسان" ہے۔ اس پر یہ شرط نہیں ہے کہ کتنا مال ہو تو اس میں سے دے؟ یہ بات دینے والے کے لیے اپنے ظرف، غنائے نفس اور اُس کے ذاتی حالات پر منحصر ہے۔ قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا گیا: "اور جو کچھ ہم نے اُنھیں عطا کیا ہے اس میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔"

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور تم اس (مال) میں سے جو ہم نے تمھیں عطا کیا ہے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو، قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے پھر وہ کہنے لگے: اے میرے رب! تو نے مجھے تھوڑی مدت تک مہلت اور کیوں نہ دے دی کہ میں صدقہ وخیرات کر لیتا اور نیکوکاروں میں سے ہو جاتا۔"

اس آیت کریمہ میں ایک بدیہی حقیقت واضح کی گئی ہے وہ یہ کہ انفاق کے لیے ڈھیروں مال کا ہونا ضروری نہیں، جو کچھ میسر ہو اُسی میں خرچ کیا جانا چاہیے۔ اسی کا نام "احسان" ہے۔ دوسری یہ بات واضح کی گئی ہے کہ اللہ کے مقربین وصالحین گروہ میں شامل ہونے کی یہی صورت ہے کہ انفاق مال کے عمل کو اپنایا جائے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے متعدد ارشادات میں صدقہ وخیرات کی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ یہاں چند احادیث مبارکہ نقل کی جاتی ہیں۔

اگر مال اللہ کی راہ میں خلوص دل سے خرچ کیا جائے تو وہ اسے اپنے ہاتھوں سے وصول فرماتا ہے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ میں سے کسی عمل کو اللہ تعالیٰ نے یوں نہیں کہا کہ جب بھی تم ادا کرتے ہو تو میں خود بڑھ کر اپنے ہاتھوں سے وصول کرتا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: "جو شخص پاکیزہ مال سے صدقہ کرے اور اللہ تعالیٰ پاکیزہ مال کے سوا قبول نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے دائیں ہاتھ سے قبول کرتا ہے، خواہ وہ ایک کھجور ہو، پھر وہ صدقہ دست قدرت میں بڑھتا رہتا ہے حتیٰ کہ پہاڑ سے زیادہ ہو جاتا ہے، جس طرح تم میں سے کوئی شخص گھوڑے یا اونٹ کے بچے کو پالتا ہے"۔

حضرت عدی بن حاتمؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر شخص عنقریب اللہ تعالیٰ سے اس طرح کلام کرے گا کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ جب انسان اپنی دائیں طرف دیکھے گا تو اسے صرف اپنے بھیجے ہوئے اعمال نظر آئیں گے اور بائیں طرف دیکھے گا، تب بھی اسے وہ اعمال نظر آئیں گے، جو اس نے آگے بھیجے ہیں سامنے دیکھے گا تو دوزخ نظر آئے گی، پس تم آگ سے بچو، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے سے، ایک اور سند میں ہے خواہ اچھی بات سے''۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تم ہرگز نیکی کو نہیں پہنچ سکو گے، جب تک تم (اللہ کی راہ میں) اپنی محبوب چیزوں میں سے خرچ نہ کرو''۔ ارشاد ربانی ہے: ''اصل نیکی یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر، فرشتوں پر، اللہ کی کتابوں پر اور پیغمبروں پر ایمان لائے، اللہ کی محبت میں (اپنا) مال قرابت داروں، یتیموں اور محتاجوں، مسافروں اور مانگنے والوں پر اور (غلاموں کی) گردنوں (کو آزاد کرانے) میں خرچ کرے''۔ (سورۃ البقرہ)

اس آیت کریمہ میں جملہ احکام واعمال کو ''تصور نیکی'' کے ضروری جزو کے طور پر شامل کیا گیا ہے، لیکن قابل غور پہلو یہ ہے کہ قرآن شرط ایمان پوری کرنے کے بعد نیکی کے حصول کا سب سے اولین تقاضا ''انفاق فی المال'' ہی کو قرار دے رہا ہے اور اس آیت کے آخر میں ارشاد فرمایا گیا: ''یہی لوگ سچے ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں''۔

گویا نیکی اور صدق وتقویٰ جیسے تمام تصورات کا تقاضائے اولین ''انفاق فی المال'' ہے۔ اس کے بغیر انسان صالحیت کے کسی مقام کو حاصل نہیں کرسکتا۔ خلاصہ یہ ہے کہ فریضہ زکوٰۃ کی بجا آوری کے بعد صدقات وخیرات انفاق فی سبیل اللہ کے زمرے میں آتے ہیں۔ ان کی ادائیگی قرآن وسنت کے احکام کی رو سے ہر مسلمان پر واجب ہے۔ اسلامی نظام معیشت میں زکوٰۃ اور صدقہ وخیرات کے نظام کا اجراء ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے جس کے بغیر معاشرے سے معاشی تعطل کو دور نہیں کیا جاسکتا اور اسلامی مملکت کا قیام ٹھوس، دیرپا بنیادوں پر عمل میں نہیں لایا جاسکتا۔ صدقہ وخیرات کی روح قرآنی ارشاد قل العفو میں مضمر ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر حالات ناگزیر ہوجائیں تو لازم ہوجاتا ہے کہ ضرورت سے زائد ہر چیز کو اللہ کی راہ میں معاشرے کے حاجت مند افراد میں تقسیم کردیا جائے۔ لہٰذا سیکھنا ہے تو اس چڑیا سے سیکھیں، اس کی بھی وہی ضروریات اور خواہشات ہیں جو آپ کی!! اس کی نہ کوئی حکومت ہے، نہ پارٹی، نہ کوئی بینک، نہ ہسپتال، اور نہ جاب اور آپ سے کہیں زیادہ اس کے دشمن ہیں۔ مگر یہ کسی سے کوئی شکایت نہیں کرتی، بلکہ خود ہر چیز کے لیے کوشش کرتی ہے اور اللہ اسے ہر روز ہر چیز دیتا ہے، کیونکہ اس نے وعدہ جو کیا ہے۔ اس لیے آپ بھی اگر، مگر، یہ، وہ سب چھوڑیں اور اپنی کامیابی کے لیے خود کچھ کریں۔ اس لیے بھی کہ ملک ایک زمین کا ٹکڑا ہوتا ہے۔ اس میں کوئی خامی نہیں ہوتی۔ خامیاں اس میں بسنے والے لوگوں میں ہوتی ہیں جو پھر ملک کا تعارف بن جاتی ہیں۔ ایک ملک کے سب سے بڑے دشمن اسی کے غافل باشندے ہوتے ہیں۔ خدا ہمیں اور آپ کو غفلت اور غیر ذمہ دارانہ رویے سے بچائے۔ (آمین) مختصر یہ کہ اگر آپ کے مال واسباب میں دیمک لگ جائے تو آپ کیا کرتے ہیں؟ کیا اسے یونہی چھوڑ دیتے ہیں یا اس کا انسداد کرتے ہیں۔ ہمارے دین وایمان اور تہذیب ومعاشرت میں دیمک لگ رہی ہے نہ صرف الحاد، لادینی، بے حیائی، بے پردگی اور ناجائز روزی بلکہ مرتبہ، مقام اور دولت کی خواہش گھن کی طرح ہماری زندگی، ایمان اور معاشرے کو کھا رہی ہے۔ کبھی اس پر بھی غور کیجئے۔ اور اس کا بھی سدباب کیجئے۔ سلام ہو ان پر جو ہدایت کی پیروی کریں۔

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی

اسلامیات

صبر و استقلال

محمد ناظم نوربخش، خپلو

صبر کے لغوی معنی روکنے اور برداشت کرنے کے ہیں۔

استقلال کے معنی جم جانا، ڈٹ جانا اور مضبوطی کے ہیں۔ اسی معنی میں استقامت کا لفظ بھی استعمال ہوتا ہے۔

صبر واستقلال کا اصطلاحی مفہوم:

شریعت اسلامی کی اصطلاح میں صبر واستقامت کا مفہوم نفس انسانی کو گھبراہٹ اور اضطراب سے روکنا۔ تکلیف ومشکلات کے باوجود اپنے کام پر ڈٹ جانا ہے۔ لہذا صبر واستقلال کا مفہوم یہ ہے کہ انسان دل کی مضبوطی، اخلاق کی بلندی اور ثابت قدمی سے:

1۔ ہر حال میں اپنے جذبات پر قابو رکھے۔

2۔ مصائب ومشکلات سے نہ گھبرائے بلکہ حوصلے سے مقابلہ کرے۔

اور ہمیشہ حق کا ساتھ دے اگر چہ اسے کتنی ہی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے جیسا کہ قرآن حکیم میں تقریباً پچاسی مقامات پر صبر کا حکم آیا ہے اور قرآن کی تعلیمات ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا۔ (سورۃ البقرۃ)

اے ایمان والو! صبر سے کام لو پامردی دکھاؤ اور کمربستہ رہو۔

صبر کے ضمن میں دو باتیں یاد رکھنے کے قابل ہیں۔ ایک تو یہ کہ صبر دل کی کمزوری و بے بسی کی خاموشی اور بے کسی کی حالت میں مجبور ہو کر گزر ارلینے کا نام نہیں بلکہ دل کی انتہائی قوت، بلند ہمتی اور پختہ ارادے کے ساتھ محض اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر مشکلات کو خاطر میں نہ لانا ہے۔ دوسرے صبر کا اصل موقع ہمیشہ اس وقت ہوتا ہے جب انسان پر تازہ مصیبت وارد ہوتی ہے تو عام طور پر انسان رونے دھونے اور آہ وفغان کرنے اور اللہ تعالیٰ سے شکوے شکائتیں کرنے کے بعد یہ کہہ دیتا ہے کہ میں نے صبر کیا یہ کوئی صبر نہیں ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی کوئی اہمیت ہے۔

صبر ایمان کی بنیاد ہے:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کے مطابق ایمان اور صبر کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”کہہ دے میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور پھر اس پر ثابت قدم رہا۔“ ایمان کی حقیقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبرو سخاوت کو بتایا۔

تعلیمات نبوی کی روشنی میں صبر کی فضیلت:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

1۔ صبر جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

2۔ صبر جمیل وہ ہے جس میں شکایت نہ ہو۔

3۔ جس نے غم کا اظہار کیا اس نے صبر نہ کیا۔

4۔ صبر نصف ایمان ہے۔

5۔ صبر میری چادر ہے۔

حضرت امام حسین علیہ السلام اخلاق کے بارے میں فرماتے ہیں:

”جس نے صبر سے نجات نہ پائی اسے بے صبری نے ہلاک کیا۔“

امیر کبیر سید علی ہمدانی ؒ صبر کے بارے میں ذخیرۃ الملوک میں فرماتے ہیں۔ صوفیاء کرام مصیبت پر صبر کرنے کو اللہ تعالیٰ کی نشانی اور تکلیف برداشت کرنے کو اپنی ولایت کی صحت کی علامت سمجھتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْ ا.

جب انہوں نے صبر کیا ہم نے ان کے اندر ایسے امام پیدا کیے جو ہمارے حکم کے تحت رہنمائی کرتے ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے معانی کے جواہر کے طلبگاروں اور عرفان کی منازل طے کرنے والوں کو یہ بتایا کہ ہم نے اپنی خاص حکمت کے تحت اپنے بندوں کو ان کے صبر اور استقامت کی بدولت امامت اور پیشوائی کے منصب پر فائز کیا ہے اور انہیں اپنی دوستی کی خلعت عطا کی ہے۔ انہیں لوگوں کے لئے رہنما بنایا ہے اور آخرت میں ہمیشہ باقی رہنے والی نعمتیں انہیں عطا کی جائیں گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَيُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

صبر کرنے والوں کو کسی حساب کے بغیر عطا کیا جائے گا۔

خدا کے ہاں محبوب بندہ:

وردی ان وجلاقال یارسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ذهب مالی وسقم جسمی فقال علیه اسلام لاخیر فی عبد لا یذهب ماله و لا یسقم جسمه ان الله تعالیٰ اذا حب عبد ابتلاه بلاه ثم صبره.

ایک شخص نے عرض کی یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا مال ختم ہوگیا ہے اور جسم بیمار رہتا ہے تو آپ نے فرمایا اس بندے میں کوئی بھلائی نہیں ہے جسے مالی نقصان نہ ہوا یا بیمار نہ ہوا ہو، بے شک اللہ تعالیٰ کسی بندے کو محبوب رکھتا ہے تو اسے آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے اور پھر اسے صبر کی توفیق دیتا ہے۔

صبر نصف ایمان ہے:

عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم الصبر نصف الایمان والیقین الایمان کله.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ صبر نصف ایمان ہے اور یقین مکمل ایمان ہے۔

صبر کی کمی:

وقال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم من اقل مااو تیتم الیقین و عزیمة الصبر من اعطی حظه منهمالم ینال ما فاته من قیام اللیل و صیام النهار.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں سب سے کم یقین اور صبر دیا جائے گا جسے ان دونوں میں سے کوئی ایک چیز بھی مل گئی تو پھر نفلی نمازوں یا روزوں کی کمی نقصان دہ نہیں ہوگی۔

صبر کرنے والا مومن ہے:

وعن ابن عباس رضی الله عنهما قال فخل رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم علی الانصار فقال المؤمنون انتم فسکتوا فقال عمرنعمه یارسول الله قال فماعلامة ایمانکم فقالوا نشکر علی الدخاء ونصبر علی البلاء نرضی بالقضاء قال انتم مومنون و رب الکعبة.

صبر عبادت ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے:

انتظار الفرج بالصبر عبادة.

صبر کے ذریعے کشادگی کا انتظار کرنا بھی عبادت ہے۔

صبر مومن کی دولت ہے:

حضرت ابوذر غفاری روایت کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

دولة المؤمن فی اصبرو نصر فی کظمه الغیظ و عزه فی الاخذ بالفضل و نوره فی الودع عمالهی عنه.

بندہ مومن کی دولت صبر میں، اس کی مدد غصہ پر قابو پانے میں اس کی عزت نیکی میں، اس کا نور پرہیزگاری میں ہے۔ ان چیزوں سے جن سے منع کیا گیا ہے۔

باقی صفحہ نمبر 20 پر

اسلامیات

اسلام میں پردے کی اہمیت

بنت کاچو ولایت علی

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ: ''اے ایمان والو! نبی کے گھر میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ ہو مثلاً کھانے کے لیے بلائے (تو جاؤ) مزید ان کے پکنے کی راہ دیکھتے رہو، اور جب بلائے تو حاضر ہو جاؤ اور جب کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ، بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ، بے شک اس میں نبی کو تکلیف ہوتی ہے۔ (لیکن) وہ تمہارا لحاظ فرماتے ہیں اور اللہ حق فرماتے ہیں اور جب تم اس سے کسی چیز کا سوال کرو تو پردے کے باہر سے مانگو اس میں زیادہ ستھرائی ہے تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کی۔''

ہر انسان کا اپنے آپ کو ایک حد تک پردہ میں رکھنا انسانیت کا فطری تقاضا ہے کیونکہ پردہ انسان کی فطری ضرورت ہے۔ بے حیائی بے پردگی، عریانیت کو کوئی شریف انسان گوارہ نہیں کرتا اس لیے بے پردگی کے ساتھ معاشرے میں فتنہ وفساد کی روک تھام مشکل ہے اور جہاں تک عورت کا تعلق ہے تو لغت میں عورت کا مطلب ہے چھپانے کی چیز تو اس کے ساتھ یہ کہنا کہ عورتوں کو پردہ نہ کراؤ ایسا ہے جیسے یوں کہا جائے کہ کھانے کی چیز کو نہ کھاؤ، پہنے کی چیز کو مت پہنو! پردہ دراصل سبب حیا ہے اور جب عورت کے لیے طبعی امر ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ امر طبعی کے خلاف کسی کو مجبور کرنا اذیت ہے پہنچانا دل سوئی کے خلاف ہے اور اس سے اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ پردہ عورت کے لیے شرعی تقاضے کے ساتھ ساتھ طبعی تقاضا بھی ہے کیوں کہ پردہ ایک فطری شے ہے۔ غیرت مند، حیادار طبیعت کا خود تقاضا ہوتا ہے کہ عورتوں کو پردہ میں رکھا جائے۔ عورت کی عزت وشرافت کا دارو مدار بھی پردہ ہی ہے۔ اور یہی اس کا طریقہ اختیار ہے۔

چنانچہ حضرت عبداللہ مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ عورت سراپا پوشیدہ رہنے کے قابل ہے۔ جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کی تاک میں لگ جاتا ہے آج کل کے دور میں جہاں دوپٹے کندھوں سے بھی گر گئے ہیں وہاں شرعی پردے کو لوگ معیوب سمجھتے ہیں۔ خاص طور پر دیور اور بہنوئی سے پردہ کرنے کو کوئی بھی تسلیم نہیں کرتا۔

عورت کی ازدواج مطہرات کی سچی پیروکار بنتے ہوئے پردہ میں وقت گزارنے اور بے پردہ بے حجاب رہ کر بے عزت، بے حیا اور فساد فی الارض کا سبب نہ بننے پر حقیقت مسلم ہے کہ موجودہ دور میں بے حیائی بدکاری کا بڑھ جانا عورت کی بے پردگی، اور بازاروں میں بن ٹھن کر نکلنے کی وجہ سے ہے۔ بازاروں میں آج کل مردوں کے بجائے عورتیں زیادہ دکھائی دیتی ہیں۔ جن میں نوے فیصد بے پردہ ہوتی ہیں اور دس فیصد ایسی ہوتی ہیں جنھوں نے نام نہاد برقعے پہنے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان پر اس قدر موتی تارے اور چھیں بیل کا کام ہوتا ہے کہ میں کہتی ہوں ایسے برقع کا کیا فائدہ جس سے پردے کا مقصد ہی فوت ہو جائے۔ ایسے ہی عورتوں کے لیے اکبر الہ آبادی مرحوم نے کیا خوب کہا ہے:

بے پردہ آئیں کل جو نظر چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو میں نے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

میری ماؤں، بہنو! آؤ ہم آج سے عہد کر لیں اور اللہ اور اس کے محبوب کو ناراض کرنے والی زندگی سے توبہ کر لیں۔ حضرت فاطمہ زہرا کی حقیقی روحانی بیٹی بننے کا عہد کر لیں۔ تاکہ روز محشر اولین وآخرین کے لوگوں کے سامنے ہماری سردار فاطمہ الزہراؓ سے جب آمنا سامنا ہو تو شرمسار نہ ہوں۔

اللہ رب کریم سے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے دعا کرتی ہوں کہ تمام مسلمان ماؤں، بہنوں کو عفت وحیا کا پیکر بنا دے۔ آمین

❀☆❀☆❀

اخبارِ تصوف

دنیائے تصوف کی خبریں

جی ایم شاہین

عید ملن پارٹی

ہر سال کی طرح اس سال بھی مرکزی این وائی ایف خپلو پاکستان کے زیر انتظام ایک عظیم الشان عید ملن پارٹی کا اہتمام ہوا۔ یہ این وائی ایف پاکستان کا سالانہ سب سے بڑا عید ملن پارٹی/ سالانہ کنونشن تھا۔ جس کی صدارت صدر این وائی ایف پاکستان جناب بوالحسن صاحب نے کی۔ جس میں ہزاروں کی تعداد میں این وائی ایف کے شاہین بلتستان کے مختلف علاقوں سے تشریف لائے تھے اور مکمل نظم وضبط کے ساتھ اپنی اپنی نشتوں پر تشریف فرما تھے۔ محفل صبح ۹ بجے سے شروع ہوا اور سہ پہر تین بجے اختتام پذیر ہوا۔ اختتام پر شرکائے محفل اور آنے والے مہمانوں میں لنگر بھی تقسیم ہوا۔ مقررین نے اس موقع کی اہمیت وافادیت اور مستقبل کے چیلنجوں سے نبرد آزما ہونے کے لیے اپنے زرین خیالات سے سامعین اور NYF کے کارکنوں کا آگاہ کیا۔ مرکزی قیادت نے اس موقع پر NYF کے پیغامات کو واشگاف الفاظ میں لوگوں تک پہنچایا۔ اس موقع پر مرکزی قیادت نے اپنے خطاب میں کہا کہ اس افراتفری اور پُرفتن دور میں امن واتحاد اور اتفاق کی فضا کو بلند رکھنے کی ضرورت ہے کیونکہ اتحاد ہی ایک ایسی قوت ہے جو ہر مشکل گھڑی میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی مانند ہے۔ نوربخشی جوانوں میں اتحاد ہی نوربخشیت کا سب سے بڑا خزانہ ہے لہذا نوربخشی نوجوانوں میں ہر حال میں اتحاد واتفاق کی مشن کو جاری رکھنا چاہیے اور اسی مشن کو زیادہ سے زیادہ فروغ دینے کی کوشش کریں۔ مقررین نے کہا کہ ہم امن کے داعی ہیں اور اتحاد بین المسلمین کے علمبردار ہیں یہی وجہ ہے کہ آج این وائی ایف پاکستان میں بالعموم اور گانچھے و بلتستان میں بالخصوص امن واتحاد کے علم کو تھامے ہوئے ہیں اور معاشرے میں اُلفت و بھائی چارگی کو فروغ دیا ہے، معاشرے میں بگاڑ پھیلانے والے اور امن کے دشمن ہمارے اس مقصدیت اور کارخیر کو سبوتاژ کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور ہمارے آپس میں خلیج اور بگاڑ پیدا کرنا چاہتے ہیں مگر وہ لوگ اپنی اس ناپاک عزائم میں کبھی کامیاب نہیں ہونگے۔ مرکزی رہنماؤں نے اس موقع پر اپیل کی کہ این وائی ایف کا کوئی بھی کارکن خواہ وہ انفرادی ہو یا اجتماعی، ہر لحاظ سے امن کا داعی اور علمبردار بنئے اور روشن نوربخشیت کا ذریعہ بنئے، ہمارا مقصد معاشرے میں امن وآشتی کو فروغ دینا ہے، چاہے وہ کسی بھی شخص یا معاشرے یا گروپ وفرقے کے ساتھ ہو۔

مرکزی رہنماؤں نے اپنے پیغام میں کہا کہ جوانوں کو ہر حال میں تعلیم سے وابسطہ رہنا چاہئے، کیونکہ تعلیم کے بغیر نہ ہم اپنے لئے کچھ کرسکتے ہیں اور نہ ہی دوسروں کے کام آسکتے ہیں۔ علم ایک ایسی قوت ہے جو گوہر نایاب کو سمندروں کی تہہ سے نکال لانے میں مدد دیتی ہے اور تعلیم سے ہی ہم اپنے اندر گلستان تصوف پیدا کرسکتا ہیں، اور تعلیم سے ہی ہم اسلام کی حقیقت کو سمجھ سکتے ہیں۔ ہمارے پاس ٹیلنٹ کی کمی نہیں ہے، لیکن گائیڈ ینس کی کچھ کمی رہی ہے جن کے باعث نوجوانوں کو اپنی منزل کے انتخاب میں دشواریاں پیدا ہو رہی ہیں۔ انہوں نے نوربخشی آفیسروں سے التماس کی کہ وہ آپنی قیمتی مشوروں اور نصیحتوں سے آنے والے طالب علموں کی منزلوں کو یقینی اور مستحکم بنانے میں مدد فرمائیں اور نوجوانوں پر زور دیا کہ تعلیمی معیار کو انٹرمیڈیٹ، اور گریجویشن لیول تک نہ چھوڑیں بلکہ ماسٹر، ایم فل اور پی ایچ ڈی کو ٹارگٹ بنائیں۔ سرکاری اداروں میں کلرک اور اسسٹینٹ کی بجائے سول سپریئر سروس (CSS) کے امتحانات پاس کریں اور اسی مقصد

کے لئے اپنا تن من اور دھن کی بازی لگائے، کیونکہ اس وقت ہمارے پاس کمی ہے تو صرف CSS آفیسروں کی کمی ہے، جن کو پورا کرنا آپ کی ذمہ داری اور ہمارا مقصد ہے۔انہوں نے اُمید ظاہر کی کہ NYF اس مقصد میں میں بھی کامیاب ہو جائیں گے۔تاریخ گواہ ہے کہ ماضی میں انتظامی مشنری نے ہمارے ساتھ بہت ظلم کیا۔ہمارے علماء کرام کو مختلف حلہ بہانوں سے پھنسایا اور ذہنی ،معاشی اور جسمانی اذیت پہنچایا۔ہمارے خلاف یک طرفہ کاروائی کی گئیں۔انہوں نے ماضی کے تلخ تجربوں کو سامنے رکھتے ہوئے نوجوانوں کو مشورہ دیا کہ وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرکے دین کی خدمت کو اپنا شعار بنائیں اور اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد ہی معاشرے سے برائیوں کا خاتمہ کرسکتے ہیں اور امن قائم رکھ سکتے ہیں۔مرکزی قیادت نے زور دے کر کہا کہ ہمارا منشور یہ نہیں کہ ہم دوسروں سے بدلہ لیں بلکہ ہمارا مقصد معاشرے کو امن کا گہوارہ بنانا ہے، جس کا اسلاف دین اور تصوف نے ہمیں سبق دیا ہے۔NYF پاکستان کا یہ عظیم الشان سالانہ عید ملن پارٹی/کنونشن مرکزی رہنماؤں کے اتحاد و اتفاق کے مشن کو برقرار رکھنے اور نوجوانوں کو اعلیٰ معیاری تعلیم کے حصول کو اپنا مقصد حیات بنانے کے اپیل کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

رپورٹر نذیر چھلو بالا

ممبر مرکزی این وائی ایف چھلو پاکستان

❁☆❁☆❁

عظیم الشان جلسہ

گزشتہ دنوں مدرسہ رحمۃ اللعالمین صوفیہ نوربخشیہ تھڑے تھڈک میں ایک عظیم الشان تقریب منعقد ہوئی۔جس کی صدارت بوا ذوالفقار علی یوچنگی نے فرمائی۔تقریب میں طلبہ و طالبات کے درمیان حمد باری تعالیٰ، نعت رسول مقبولؐ اور منقبت کا مقابلہ ہوا۔حمد باری تعالیٰ میں علی عسکری یاور، نعت رسول مقبول میں عارفہ اور منقبت میں نائیلہ عبدالرحیم نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔پوزیشن حاصل کرنے والے تمام طلبہ و طالبات کو انعامات سے نوازا گیا۔سب سے زیادہ حاضری پر عارفہ اور تو ید الرسول اور مدرسے کے نظام کو بہتر انداز میں جاری رکھنے پر داؤد علی اور عنایت حسین کو خصوصی انعامات سے نوازا گیا۔

رپورٹر: داؤد علی چھواری

❁☆❁☆❁

مدرسہ شاہ ہمدان امرپورہ روالپنڈی میں محفل میلاد

گزشتہ دنوں مدرسہ شاہ ہمدان امرپورہ روالپنڈی میں ایک پر رونق محفل میلاد کا انعقاد کیا گیا۔جس میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔صدر جلسہ مولانا انور علی تھلوی صاحب اور مہمان خصوصی جناب حافظ ذاکر علی ثاقب صاحب تھے۔اہل تصوف کے پروانوں نے انتہائی عقیدت و محبت اور جذبہ ایمانی سے حمد باری تعالیٰ، نعت رسول مقبول، منقبت اور قصیدے پیش کیے۔اس کے علاوہ مولانا انور علی، حافظ ذاکر علی سلیم تصوفی، اور سید انور حسین نے خطاب فرمائے۔

رپورٹر: محمد حسین سلوتی

❁☆❁☆❁

مدرسۃ العارفین صوفیہ نوربخشیہ کشوباغ میں محفل میلاد

مدرسۃ العارفین صوفیہ نوربخشیہ کشوباغ سکردو میں محفل میلاد انتہائی عقیدت و احترام سے منعقد ہوئی۔جس کی صدارت مولانا محمد یوسف کررہے تھے جبکہ مولانا محبوب علی کریمی مہمان خصوصی کی نشست پر جلوہ افروز تھے۔طلبہ و طالبات نے نعت رسول مقبول،قصیدے اور منقبت پیش کیے۔

رپورٹر: ثمینہ بتول

❁☆❁☆❁

مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ سکردو میں عظیم الشان جلسہ

مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ سکردو میں عید الغدیر کی مناسبت سے ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوئی جس کی صدارت جناب مولانا موسیٰ کلیم صاحب کررہے تھے۔مہمان خصوصی کی نشست پر مولوی محمد نذیر احمد بلغاری جلوہ افروز تھے۔طلباء نے نعت، قصیدے کے علاوہ یوم غدیر کے حوالے سے اظہار خیال کیا۔

رپورٹر: ابراہیم سراج براہوی

❁☆❁☆❁

مبارک بادی

❁ مولانا محمد اقبال تھلوی کراچی جامعہ رضویہ سے فاضل عربی کے امتحان میں سیکنڈ پوزیشن حاصل کرنے پر دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کی جاتی ہے۔انہوں نے اپنی اس کارکردگی کو ماں باپ کی دعاؤں کا نتیجہ اور ذاتی کوششوں کا ثمر قرار دیا۔ رپورٹر: شیخ نثار کوروی

❁ مظاہر حسین ولد موسیٰ علی سرموی متعلم مدرسہ شاہ ہمدان کراچی نے میٹرک بورڈ کراچی سے ایس ایس سی پارٹ ٹو کے امتحان میں نوے فیصد نمبر حاصل کر کے A+ گریڈ حاصل کیا۔ مدرسہ ہذا کی طرف سے انہیں اوران کے والدین کو مبارک باد پیش کی جاتی ہے۔

رپورٹر: نثار علی کوروی، مدرس مدرسہ

❁ مولانا غلام محمد حقانی مرحوم کے فرزند مولانا محمد جاوید حقانی نے اپنے والد محترم کے مشن اور منشور کو زندۂ جاوید رکھتے ہوئے امامت و خطابت کا فریضہ سرانجام دیا ہے۔مولانا نے اپنے والد کی وفات کے فوراً بعد مدرسہ شاہ ہمدان میں داخلہ لیا تھا اور ذاتی کوشش محنت اور لگن سے پڑھتے ہوئے امامت وخطابت کی ذمہ داری احسن طریقے سے نبھائی۔ اہل تصوف کی طرف سے انہیں اوران کے تمام رشتہ داروں کو مبارک باد پیش کی جاتی ہے۔ رپورٹر: مولانا نثار دانش کوروی

❁ ☆ ✪ ☆ ❁

انجمن فلاح و بہبود صوفیہ نوربخشیہ علی پور کا سالانہ اجلاس

انجمن فلاح و بہبود صوفیہ نوربخشیہ علی پور اسلام آباد کا سالانہ اجلاس نویں محرم الحرام کو علی پور میں منعقد ہوا۔سٹیج سیکریٹری جی ایم شاہین نے کہا کہ انجمن کے قواعد کے مطابق سال 2012-13ء کی کارکردگی اور مالی گوشوارہ جنرل باڈی کے سالانہ اجلاس میں پیش کرتا ہے۔عبدالرحیم سکساوی نائب صدر نے انجمن ہذا اور مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ علی پور کے سال 2012-13ء کی کارکردگی پیش کرتے ہوئے کہا کہ نئی کابینہ نے بڑی جانفشانی اور اچھے انداز میں مسجد کے پیش امام اور معلم کا تقرر عمل میں لایا گیا ہے۔اس کے علاوہ نمازیوں کی سہولت کے لیے پنکھے،پانی کے لیے ٹینکی کی تبدیلی، مسجد و مدرسہ کی مرمت وتزئین اور مخیر حضرات کے تعاون سے رنگ وروغن کا کام پایۂ تکمیل کو پہنچایا ہے۔انہوں نے مستقبل کے لائحہ عمل پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ مدرسہ کی موجودہ صبح و شام کی کلاسوں کے علاوہ مزید دو کیمپس کھولنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔اس کے لیے تمام ضروری لوازمات پورے کر لئے گئے ہیں اور جلد ہی کلاسوں کا آغاز کیا جائے گا۔اس کے بعد فنانس سیکریٹری غلام حسن سیفی نے انجمن کا مالی گوشوارہ سال 2012-13ء پیش کیا۔انہوں نے آمدن اور اخراجات کی تفصیلات سے عوام کو آگاہ کیا۔ جنرل ممبروں نے انجمن کی مجموعی کارکردگی کو اطمینان اور تسلی بخش قرار دیا اور ماہانہ چندہ جات کے حصول کو یقینی بنانے پر زور دیا۔صدر انجمن محمد موسیٰ نے اختتامی خطاب میں انجمن کے ساتھ بھرپور تعاون پر تمام لوگوں اور مخیر حضرات کا شکریہ ادا کیا۔انہوں نے اس عزم کا بھی اظہار کیا کہ ہم دین حقہ کی سربلندی اور اس خالص مرکز کی آبیاری اور ترقی کے لیے اپنی بھرپور صلاحیتیں کو بروئے کار لائیں گے۔

رپورٹر: جی ایم شاہین، سیکریٹری انفارمیشن

❁ ☆ ✪ ☆ ❁

شاہ سیدؒ ہاسٹل لاہور کا قیام

NYF لاہور کے زیر اہتمام شاہ سید ہاسٹل کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔اس موقع پر NYF لاہور نے اہل تصوف، NYF پاکستان اور لاہور کے تمام کارکنوں کی مبارک پیش کی ہے اور لاہور میں زیر تعلیم نوربخشی طالب علموں اور جوانوں سے التماس کی ہے کہ اس پروجیکٹ کی کامیابی کے لیے NYF کا بھرپور ساتھ دیں۔شرافت علی کو کوآرڈینیٹر مقرر کیا ہے۔رابطہ نمبرز یہ ہیں:

بوا انور علی، وارڈن	0355-4108949
علی راجو	0344-5514243
شرافت علی	0315-6943432

رپورٹر: علی راجو، صدر

❁ ☆ ✪ ☆ ❁

اعتکاف نشینی

ہر سال کی طرح اس سال بھی NYF کورو یوتھ کی جانب

سے اعتکاف نشینی کی اختتام پر ایک عظیم الشان جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ جلسہ کی صدارت جناب مولانا غلام مہدی صاحب نے کی۔ مہمان خصوصی کی نشست پر مولانا منور ظریف صاحب تھے۔ جبکہ اعزازی مہمان خصوصی کی نشست پر مولانا محمد اویس قرنی جلوہ افروز تھے۔ جلسہ میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ مقررین نے اعتکاف نشینی کی اہمیت وضرورت اور فوائد پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ رپورٹر: محمد شریف نوری

ٹی پارٹی

گزشتہ دنوں پرتوک ویلفیئر آرگنائزیشن کے زیر انتظام کیمونٹی سنٹر پرتوک میں ایک ٹی پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔ یہ پارٹی جناب انجینئر اخوند حسن کو رواں سال پاک آرمی میں کپتان کے عہدے پر بھرتی ہونے پر دی گئی۔ کیونکہ انجینئر صاحب حال ہی میں ٹیکسلا انجینئر نگ یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہونے کے فوراً بعد پاک آرمی میں کپتان کے عہدے پر فائز ہوئے۔ انہوں نے PWO کے ساتھ تعاون اور تنظیم کو مزید فعال کرنے کی یقین دہانی کرائی اور اراکین تنظیم کا شکریہ ادا کیا۔ پارٹی سے انجینئر ابرار صاحب، انجینئر محسن علی صاحب، ماسٹر قربان علی صاحب، ڈاکٹر عبدالکریم مجروح اور علی حسین صدر نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

رپورٹر: محمد بشیر لاہوتی

تقریب حلف برداری

❀ شاہ سید ہاسٹل سکردو میں ہاسٹل کی امور کی سرانجام دہی کے لیے ایک یونٹ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ تقریب حلف برداری سے جاوید اختر، شیر علی، محمد نواز، محمد افضل، افتخار حسین، ولایت حسین، مظاہر حسین، قمر عباس اور ہدایت علی نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ عہدیداروں کے نام درج ذیل ہیں: محمد افتخار صدر، مظاہر حسین نائب صدر، قمر عباس جنرل سیکرٹری، علی خان ڈپٹی جنرل سیکرٹری، محمد افضل فنانس سیکرٹری، محمد کاشف ڈپٹی فنانس سیکرٹری، ولایت حسین انفارمیشن سیکرٹری اور محمد نسیم ڈپٹی انفارمیشن سیکرٹری۔ رپورٹر: ولایت حسین انفارمیشن سیکرٹری

❀ مولانا نثار علی کوروی خطیب جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ کورنگی کراچی کی زیر صدارت NYF ویمن ونگ کورنگی کراچی یونٹ کا قیام عمل میں لیا گیا۔ درس وتدریس، مدارس، طلبہ وطالبات اور خواتین کے مسائل کی حل کے لیے اس پلیٹ فارم کا قیام عمل میں لایا گیا۔ زہرا بتول نگران اعلیٰ، آمنہ یونچنگی ناظم اجلاس، زاہدہ دلشاد سرمیکی صدر، جمیلہ سلیمان سرموی جنرل سیکرٹری، نسرین کلثوم یونچنگی فنانس سیکرٹری، آمنہ بتول سرمیکی رابطہ سیکرٹری۔ رپورٹر: زاہدہ دلشاد سرمیکی

NY F سینو کا دورہ چھوربٹ

NYF سینو یونٹ کے نوجوانوں نے جناب سید ناصر حسین صاحب کے زیر قیادت چھوربٹ کا دورہ کیا۔ مذہبی جذبہ سے سرشار نوجوانان بوبا دوا کے آستانہ مبارک سے ہوتا ہوا پرتوک روانہ ہوا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد فرانو پہنچا اور بوا اسحاق کے گھر سے حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ کے اعصاء مبارک کی زیارت نصیب ہوئی۔ فرانو سے واپس پرتوک اور بابا دوا کے آستانہ مبارک پر دوبارہ حاضری دیتے ہوئے رات نو بجے سینو پہنچے۔ رپورٹر: محمد حسین راہی

تنظیم تحفظ نوربخشیہ

تنظیم تحفظ نوربخشیہ کورنگی عوامی کالونی کراچی میں ایک اہم اجلاس منعقد ہوئی جس میں نئی کابینہ کا چناؤ عمل میں لایا گیا جو درج ذیل ہیں: شیخ نثار علی کوروی نگران اعلیٰ، بوا شریف تملسوی ناظم اجلاس، بوا ممتاز تھلوی صدر، بوا نور الدین بلغاری جنرل سیکرٹری، شیخ امین تھلوی فنانس سیکرٹری اور بوا ابراہیم تھلوی رابطہ سیکرٹری۔ بوا ابراہیم تھلوی

تعلیمی ورکشاپ

گزشتہ دنوں حسن آباد چھوربٹ میں دو روزہ تعلیمی ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔ ورکشاپ کا مقصد علاقے کے عوام میں تعلیمی شعور اجاگر کرنا تھا۔ ورکشاپ کا اہتمام حسن آباد ویلفیئر ایسوی ایشن نے کی۔ ورکشاپ میں کثیر تعداد میں لوگوں اور طالب علموں نے شرکت کی۔ ورکشاپ میں بابو

موسیٰ صاحب، عبدالحمید صاحب، ذکریا ہاشمی اور محمد بشیر صاحب بھی تشریف لائے تھے۔ رپورٹر: ایم ادریس ظفر

❋ ☆ ✿ ☆ ❋

انتقال پرملال و تعزیتی اجلاس

❋ مرکزی این وائی ایف چھلو کی طرف سے نوائے صوفیہ کے کارکن غلام محمد شاہین کے والد مرحوم کی وفات پر ایک تعزیتی اجلاس ہوا ۔جس کی صدارت جناب بوالحسن صاحب نے کی ،اجلاس میں کثیر تعداد میں جوانوں نے شرکت کی اور شاہین اور اہل خانہ کے غم میں برابر کے شریک ہوتے ہوئے لواحقین سے اس دردناک غم کو برداشت اور صبر کرنے کے لئے دعا کی ،جوانوں نے مرحوم کی ایصال ثواب کے لیے فاتحہ خوانی کی اور مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام کے لیے دعا کی۔ رپورٹر: نذیر بالا ممبر این وائی ایف چھلو

❋ گلگت کے تمام نوربخشی عوام نے جگلوٹ جا کر مفتی اعظم مرحوم کی نماز جنازہ ادا کی۔ اس سلسلے میں گلگت ٹو جگلوٹ جانے کے لیے قافلہ ترتیب دیا گیا۔ انجمن صوفیہ نوربخشیہ گلگت کے تمام اراکین اور کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ نوربخشی عوام کے علاوہ سیاسی اور مذہبی اور مفتی صاحب کے چاہنے والوں کی بڑی تعداد ریلیوں کی شکل میں جگلوٹ پہنچی اور ہر آنکھ اشکبار تھی۔ یوں گلگت سے بڑی تعداد میں عوام نے گاڑیوں، موٹر سائیکلوں پر ریلی کی شکل میں جگلوٹ جا کر مرحوم کی نماز جنازہ ادا کی اور سسکیوں اور آہوں میں مفتی مرحوم کو جگلوٹ سے چھلو روانہ کیا۔ مرحوم کے حق میں دعائے خیر اور سوگوار خاندان کے ساتھ ہمدردی کرتے ہوئے شریک غم رہے اور صبر و استقامت کے لیے دعائیں بھی کی گئیں۔ اس کے دوسرے دن جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ میں قرآن خوانی کا اہتمام کیا گیا اور مرحوم کی ایصال و ثواب کے لیے دعائیں کی گئیں۔ رپورٹر: اقبال حیدر

❋ گزشتہ دنوں NYF یونٹ چھوار کا ایک تعزیتی اجلاس گلزار ہاؤس چھوار میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت سید ابراہیم صاحب نے کی۔ اجلاس میں مفتی اعظم محمد عبداللہ صوفیہ نوربخشیہ کی اچانک وفات پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا۔ مرحوم کی وفات سے ملت صوفیہ میں جو خلا پیدا ہوا وہ برسوں تک پر نہیں ہوگا۔ اس موقع پر صدر جلسہ نے مرحوم کی دینی اور دنیوی خدمات پر خراج تحسین پیش کیا۔ آخر میں ان کے ایصال ثواب کے لیے فاتحہ خوانی کی گئی۔ نیز سوگوار خاندان سے دلی تعزیت کا اظہار کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ رپورٹر: بشیر احمد گلزار، چھواری

❋ بعد از نماز جمعہ جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ کنوداس گلگت میں مولانا مفتی اعظم محمد عبداللہ مرحوم کی وفات کے سلسلے میں ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مختلف علماء اور شخصیات نے اظہار خیال کیا۔ انجینئر محمد اسماعیل وزیر بلدیات نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ کچھ لوگ ایسے ہیں کہ دنیا سے رخصت ہونے کے باوجود ہمارے دلوں میں ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔ آج تک مذہب حقہ کے دو بڑے نقصانات ہوئے ہیں۔ ایک پیر عون علی صاحب کی اور دوسری مولانا مفتی عبداللہ صاحب کی رحلت۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ مرحوم کے مشن کو آگے بڑھاؤں گا اور ان شاء اللہ مسلک حقہ کو درپیش چیلنجز سے نبرد آزما ہونے کے لیے ہمیشہ آپ کے ساتھ مل کر پوری کوشش کروں گا۔ مولانا عبدالحمید نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ مولانا صاحب کا وژن بہت پائیدار تھا وہ اپنے عزم میں مکمل طور پر مستحکم تھے اور اپنے کام کو انجام تک پہنچانے کے لیے تن من دھن کی قربانی دینے کے لیے تیار رہتے تھے۔ اس کے علاوہ تقریب سے مولانا اشرف صاحب، مولانا عبدالرحیم، مولانا شکور علی انور، محمد اسحاق، ذاکر حسین ذاکر اور محمد عارف نے بھی خطاب کیا اور مرحوم مفتی صاحب کو خراج تحسین پیش کیا۔ مولانا شکور علی انور نے اس موقع پر مفتی اعظم محمد عبداللہ صاحب کی یاد میں اپنا کلام پڑھ کر سنایا تو سامعین بہت محظوظ ہوئے۔ آخر میں مفتی صاحب کی روح کی ایصال ثواب کے لیے خصوصی دعا کی گئی۔

رپورٹر: اقبال حیدر تملسوی، گلگت

❋ گزشتہ دنوں ہمارے ہردلعزیز شفیق چچا آخوند حسن ذالپہ سرموں کھر اسلام آباد میں رضائے الٰہی سے اپنی خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ رب کریم ان کی اگلی منزل آسان فرما اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرما۔ آمین! تمام جملہ احباب سے ان کی

ایصال ثواب کے لیے دعا کی استدعا ہے۔ ہم تمام برادران ان تمام احباب کا از تہہ دل سے شکرگزار ہیں جنہوں نے اس نازک موقع پر ہماری دلجوئی کی اور ہمارے غم میں شریک رہے۔ رپورٹ: غلام حسین ذالپیہ

❁ گزشتہ دنوں ہیومن ویلفیئر آرگنائزیشن تلس گلگت یونٹ کا ایک تعزیتی اجلاس تلس ہاؤس کنوداس گلگت میں منعقد ہوا۔ جس میں تنظیم کے تمام ممبران نے شرکت کی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے علی محمد صاحب صدر تنظیم نے مولانا مفتی اعظم کی دینی خدمات پر روشنی ڈالی اور کہا کہ مرحوم کی موت سے جو خلا پیدا ہوا ہے وہ صدیوں بعد میں پورا نہیں ہوگا۔ یقیناً یہ اہل تصوف کے لیے عظیم سانحہ سے کم نہیں۔ اجلاس کے آخر میں مرحوم کی ایصال وثواب کے لیے فاتحہ خوانی کی گئی اور لواحقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ رپورٹ: اقبال حیدر، گلگت

❁ علی پور اسلام آباد میں نوجوانان حسن آباد چھور بٹ کا ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تعزیتی اجلاس میں مفتی اعظم محمد عبداللہ کی اچانک وفات پر دلی دکھ اور افسوس کا اظہار کیا گیا۔ مقررین نے ان کی تعلیمی، مذہبی، معاشرتی، معاشی، فلاحی اور سیاسی خدمات کو سراہتے ہوئے خراج تحسین پیش کی۔ اجلاس میں مرحوم کی ایصال ثواب کے لیے فاتحہ خوانی کی گئی۔ اجلاس میں روزی علی شاہین، مختار علی راہی، ایم شریف خان اور ایم ادریس ظفر بھی شامل تھے۔ رپورٹ: ایم ادریس ظفر

❁ NYF تھگس یونٹ کی ایک اہم اجلاس منعقد ہوئی جس میں غلام رسول (سفر) کی اچانک وفات پر ایصال ثواب کے لیے فاتحہ خوانی کی۔ اللہ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمایا۔ آمین۔

رپورٹ: محمد اسماعیل

❁ NYF مظفرآباد یونٹ کے نائب صدر امان اللہ بلغاری کی والدہ کی اچانک وفات پر مظفرآباد میں مقیم اہل تصوف کے طالب علموں نے اجتماعی فاتحہ خوانی کی اور مرحومہ کی ایصال ثواب کے لیے دعا کی۔

رپورٹ: پریس سیکرٹری، مظفرآباد یونٹ

❁ نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن اسلام آباد یونٹ کا تعزیتی اجلاس جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں غلام رسول کرسی صاحب کے والد محترم مولانا عبدالسلام تھلوی اور محمد علی صاحب کے والدہ محترمہ کے انتقال پر انتہائی افسوس کا اظہار کیا گیا اور مرحومین کے ایصال ثواب کے لیے فاتحہ خوانی کی۔ اللہ مرحومین کو جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرما۔ آمین! رپورٹ: سلیم تصوفی

❁ ہم بو محمد بشیر سابقہ خطیب چھن چیلو کی اچانک وفات پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرما اور سوگواروں کو صبر جمیل عطا فرمایا۔

رپورٹ: کامران انجم حسرت

❁ ☆ ❁ ☆ ❁

اظہار تشکر

ہم بوساطت نوائے صوفیہ ان تمام اقاریب و احباب کا تہہ دل سے مشکور و ممنون ہیں جنہوں نے اندرون و بیرون ملک سے ہمارے والد گرامی (آخوند حسن ذالپیہ مرحوم سرموں کھر) کی رحلت پر بالمشافہ یا بذریعہ ٹیلی فون تعزیتی کلمات و پیغامات کے ذریعہ اس مشکل گھڑی اور غم میں برابر کے شریک رہا اور مرحوم کی ایصال ثواب کے لیے دعائے مغفرت اور لواحقین سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔

﴿سوگواران﴾

روزی علی سرموں بلتستان سابق چیئرمین UC (بیٹا)

جی ایم شاہین و محمد حسین فراش ٹاؤن اسلام آباد (بیٹے)

علی موسیٰ خان USA (بیٹا)

و دیگر سوگواران

نامہ سالک

قارئین کے خطوط

جی ایم شاہین

اس سال چھلو میں عید ملن پارٹی کے موقع پر تھگس NYF یوتھ چھلو آتے وقت دو نوجوان موٹر سائیکل ایکسیڈنٹ میں زخمی ہوئے تھے اور موٹر دریا میں جا گرے تھے۔ چھلو جلسہ گاہ میں ان کے لیے خصوصی دعا اور مالی امداد کرنے پر NYF چھلو کے تمام اراکین اور صوفیہ نوربخشیہ کے نوجوانوں کا از تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ رپورٹر: صوفی داؤد

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

بنام NYF ایک کلام پیش خدمت ہے۔ بندہ ناچیز کی اس چھوٹی سی کوشش پر نظر ثانی فرما کر اور قابل اشاعت بنا کر شکریہ کا موقع بخشیں۔ (ایم اشرف عاصی)

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

نوائے صوفیہ میرا پسندیدہ رسالہ ہے اور اس میں ہم نے طائر الارض وسماوائی مشکل کشا حضرت شاہ سید محمد نوربخشؒ کی ولادت باسعادت کی مناسبت سے ایک محفل منعقد کی گئی اور اس محفل کی مختصر انداز میں کاروائی اہل تصوف کے سامنے پیش کرنے کے لیے رسالہ نوائے صوفیہ کو ارسال کی ہے۔ شائع فرما کر شکریہ کا موقع بخشیں۔

(ایم آئی خیالی، سجاد کربلائی)

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

عسکری زندگی میں شمولیت کے بعد نوائے صوفیہ کو پہلی بار خط لکھ رہا ہوں۔ رسالہ پڑھ کر بہت خوشی ملتی ہے۔ تمام مضامین معیاری اور معلوماتی ہوتے ہیں۔ تمام کارکنان کو سیلوٹ پیش کرتا ہوں۔

(مظاہر حسین کوروی، فیلڈ رجمنٹ گیاری سیکٹر)

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

نوائے صوفیہ کی پوری ٹیم کو سلام۔ پہلے بھی ایک مضمون بھیجا تھا مگر شائع نہیں ہوا۔ ایک اور مضمون پیش خدمت ہے۔ شائع فرما کر شکریہ کا موقع بخشیں۔ (غلام محمد حقانی بلغاری)

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

بندہ ناچیز ایک مستقل مگر خاموش قاری ہوں۔ رسالہ بہت ہی معیاری اور دینی تعلیمات پر مبنی ایک خزانہ ہے۔ رسالے میں شائع کے لیے ایک خبر ارسال ہے مجھے امید ہے ضرور شامل کریں گے۔

(محمد حسین راہی سینوی)

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

نوائے صوفیہ کا پرانا اور خاموش قاری ہوں۔ پہلی بار خط تحریر کر رہا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ میرا یہ خط رسالہ میں شائع کر کے شکریہ کا موقع دیں گے۔ بچوں کی نوائے صوفیہ کے لیے سنہری باتیں پیش خدمت ہیں۔ (کلیم اللہ براہ، محلہ مومنپہ)

اہم اطلاع

یہ حقیقت کسی سے پوشیدہ نہیں کہ نوائے صوفیہ انٹرنیشنل مذہب صوفیہ نوربخشیہ کا علمی، روحانی، نظریاتی، فکری اور مذہبی تعلیم وتربیت کا واحد نمائندہ جریدہ ہے۔ رسالہ کی ترقی اور معیار کو مزید بہتر کرنا ہم سب کی اخلاقی اور مذہبی فریضہ ہے۔ لہٰذا تمام مستقل و غیر مستقل قارئین سے بھرپور اپیل ہے کہ ہدیہ اور واجبات کی ادائیگی کو بروقت یقینی بنائیں تاکہ آئندہ شمارہ جات کی اشاعت میں کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔

دعا گو: سلیم تصوفی چیف کوآرڈینیٹر ادارہ ہذا